ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ ۔ ۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲ — کلکتہ: چہار شنبہ ٤ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳
Calcutta : Wednesday, July 9, 1918.

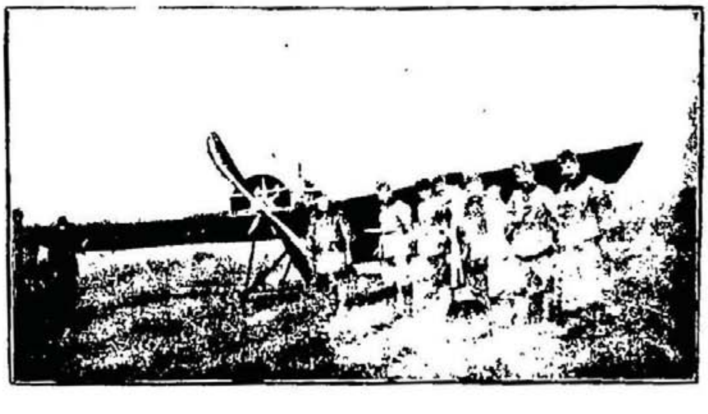

قهرمان مدافعهٔ بحریه

کپتان رؤف بک

حمیدیه مرمت کے بعد

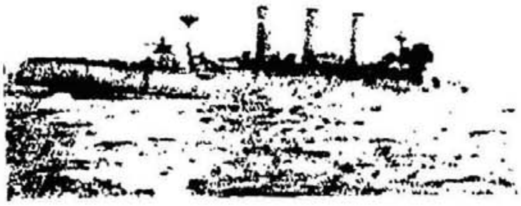

حمیدیه جهاز شکستگی کے بعد
جسمیں گیارہ گز مربع سوراخ ہوگیا ہے

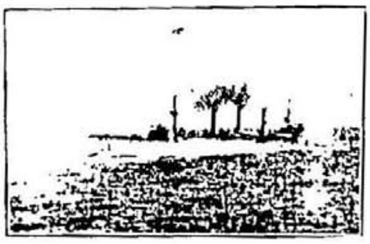

حمیدیه بحالت شکستگی قسطنطنیه
جارہا ہے ! حصه بیشتر زیر آب ہے

رؤف بک حمیدیه میں

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانه ٨ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ١٢ آنه

نمبر ٢ — کلکته: چهار شنبه ٤ شعبان ١٣٣١ هجری — جلد ٣

Calcutta : Wednesday, July 9, 1913.

فهرس

شـــذرات

یالیتني مت قبل هذا ، و کنت نسیا منسیا ! ٢

هفتـــهٔ جنگ ٣

مقـــالهٔ افتتـــاحیه

السداء والـــدواء (٣) ٣

مقـــالات

فاتحهٔ السنة الثانیة ٨

احـــرار اسلام ١

نظام حکومة اسلامیه (٢) ١١

ناموران غزوهٔ بلقان

ا فان مات فانتم الغالبون ؟ ١٥

حقایق و رقایق

جراثیم استبداد ١٦

مسلمانان آسام ١٦

مغرب اقصی ١٧

شئـــون عثمـــانیه

مسئله هرتیه (١) ١٨

تاریخ حسیات اسلامیهٔ مسلمانان هند کا ایک ورق

اعانهٔ مهاجرین ١٩

فهرست زر اعانهٔ مهاجرین عثمانیه (٣) ٢٠

تصـــاویـــر

دوسرا عثماني هوائی جهاز ١٨

جهاز حمیدیه اور کپتان رؤف بک کے مختلف مناظر (صفحه خاص)

اطلاع

(١)

ایڈیٹر الهلال کي نسبت

خود اپني ' اور گهر کي علالت سے مجبور هوکر کچهه دنوں کیلیے مولانا دفتر سے غیر حاضر رهیں گے - اسلیے خط و کتابت میں مندرجهٔ ذیل آمور کا تا اطلاع ثاني لحاظ رکھا جاے :

(١) تمام ڈاک بدستور دفتر کے پتے سے آئے ' لیکن جن حضرات کو خاص طور پر مولانا سے خط و کتابت کرني هو ' یا کسي امر کے متعلق انکو ذاتي طور پر اطلاع دیني هو ' انکو چاهیے که اس پتے سے خط و کتابت کریں :

اسمي لاج - لنڈهور - مسوري -

Esme Ladge : Landhour

Mussoorie

(٢) براه عنایت آن خطوں میں دفتر کے متعلق اطلاعات نهوں - انکو براه راست دفتر بهیجیے - اگر هوں تو اسطرح الگ کاغذ پر هوں که انکو بجنسه دفتر میں بهیجا جاسکے -

(٣) " حزب الله " کے متعلق تمام خط و کتابت براه راست مولانا سے هوني چاهیے -

(٢)

(١) اس هفتے گذشته جلد کي فهرست کا دوسرا فارم چهپ نه سکا - انشاء الله آینده هفتے مع لوح شائع هوگا -

(٢) جن حضرات کو دوسري جلد کي ضرورت هو وه اطلاع دیں - مثل جلد اول کے یه مجلد هے - الهلال کا بلاک طلائي منقش - قیمت ٨ روپیه مکمل جلدیں شاید دس پانچ هي نکلیں گي -

(منیجر)

شذرات

یا لیتنی مت قبل ھذا ، و کنت نسیاً منسیا !

اما علی الدین انصار و اعوان ؟

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوھکن — بازی اگرچہ پا نہ سکا ، سر تو کھو سکا !
کس منہ سے اپنے اپ کو کہتا ھے عشق باز ؟ — اے روسیاہ ! تجھسے تو یہ بھی نہو سکا !

پچھلا پرچہ چھپنے کیلیے جا چکا تھا کہ کانپور کی مسجد کے متنازع فیہ حصے کے بالجبر انہدام کا ٹیلی گرام کلکتہ پہنچا :

ھذا الذي کنتم بہ تکذبون (۲۲ : ۳۰) — یہ ھے وہ نتیجہ تمہارے اعمال اور غفلت کا ' جس کو تم نادانی سے جھٹلایا کرتے تھے !

انا للہ وانا الیہ راجعون - نہیں سمجھتا کہ اس واقعہ کی نسبت کیا لکھوں ؟ سوا اسکے کہ دعا مانگوں کہ اللہ تعالے مسلمانان کانپور پر رحم فرمائے ' اور جس بے غیرتی اور بے حمیتی کی مثال ملعون انہوں نے قائم کی ھے ' اسکو اور زیادہ متعدی نہ کرے -

لیکن کیا اب ھم ایسی ھی خبروں کے سننے کیلیے زندہ رھگئے ھیں ؟ اور کیا یہ سچ ھے کہ اب ھندوستان ھمارے لیے دار الامن نہ رھا ' اور شعائر اسلامیہ اور عمارات دینیہ کا انہدام علانیہ شروع ھوگیا ؟

کیا اب توپیں چڑھائی جائیں گی ' تاکہ مسجدوں کا محاصرہ کیا جائے ؟ کیا فوجیں پھیلیں گی ' تاکہ پرستاران الہی کو اپنی مساجد کے احترام سے روکیں ؟ کیا شہروں کی ناکہ بندی کی جائیگی ' تاکہ مسجدوں کے حصے گرائے جائیں ' اور ان دیواروں کو جنکے اندر پانچ مرتبہ خداے واحد کے نام کی منادی ھوتی تھی ' جبر و قہر اور آلات و اسلحہ کے زور سے غبار بنا کر اوڑا دیا جاے ؟ پھر کیا اسلام کی مسجدیں بے یار و مددگار ھوگئیں ' اور کیا آج خدا کی زمین پر کوئی نہیں کہ اسکی پرستش گاھوں کی عظمت کو برقرار رکھے ؟

الا نفوس ابیات لہا ھمم
اما علی الدین انصار و اعوان ؟

(ایڈریا نوپل) کی مسجد سلیم کا نوحہ سنکر جو آنکھیں رو رھی تھیں ' کاش انکو کوئی یہ پیام پہنچا دے کہ اب سمندروں کے پار جاکر ماتم کرنے کی ضرورت نہ رھی - ایڈریا نوپل کی مسجد نے اپنے نمازیوں کو چار مہینے تک اپنی حفاظت میں سرگرم جانفروشی دیکھنے کے بعد اپنے صحن میں کفار و ملاعنۂ بلغار کے جوتوں کی گرد دیکھی ' پر ایک مسجد مقدس " کانپور " نامی آبادی میں بھی ھے ' جس نے اپنی راہ میں بغیر ایک قطرۂ خون کے بہے ' یہ دیکھا کہ اسکے بازوؤں پر تیشہ ھاے بے اماں کی ضربیں پڑ رھی تھیں ' اور ایک آواز بھی ایسی نہ تھی ' جو اسکے لیے نالۂ و فغاں کرتی ھو !!

فاہ ! اہ ! ثم اہ ! علی ما فرطتم في جنب اللہ ! و یا لیتني مت قبل ھذا و کنت نسیاً منسیاً !!

نہ داغ تازہ می کارد ' نہ زخم کہنہ می خارد '
بدہ یا رب دلے کیں صورت بیجاں نمی خواھم !

پھر اے کانپور کے وہ اسلام فروش ' اور کفر پرست لیڈرو ! اور اے وہ ناپاک و نجس انسان صورت حیوانو کہ تمہاری موت تمہاری زندگی سے بہتر ھے ' اور تمہاری بربادی و ھلاکت مسلمانوں کیلیے رحمت و برکت الہی ھے ' بتلاؤ کہ یہ سب کچھہ ھو جانے کے بعد تم کس فکر میں ھو ؟ اس فکر میں کہ اللہ کے گھر کی دیواروں کا ایک حصہ تو گرا دیا گیا ' لیکن محراب و ممبر اب تک محفوظ ھیں ؟ اگر اسی کا افسوس ھے تو میں تمکو - تمکو کہ میں نہیں سمجھتا کہ کن لفظوں سے مخاطب کروں ' تم کو - اطمینان دلاتا ھوں کہ غمگین مت ھو کہ وہ وقت بھی کچھہ دور نہیں - جس قوم میں تمہارے ایسے اجسام خبیثہ و اجساد ملعونہ موجود ھوں ' انکی مسجدوں کی محرابوں اور ممبروں کو بھی اگر کھود دیا جاے تو کچھہ بعید نہیں -

* * *

افسوس کہ ھماری اصلی بدبختی یہ نہیں ھے کہ ھمارے اوپر کون ھے ' بلکہ بدبختی یہ ھے کہ ھمارے اندر کون ھے ؟ ھماری بدقسمتیوں میں ھمیشہ غیروں سے زیادہ خود اپنوں کا دست کفر و نفاق مخفی ھوتا ھے - گورنمنٹ اور حکام کو کیا کہیے کہ توقع ھی کسے تھی ؟ شکایت تو جب ھونی چاھیے کہ توقع ھو - پس دین الہی کی اس اشد شدید بے حرمتی کی ساری ذمہ داری ان بندگان خدا پر ھے ' جنکے ھاتھہ میں مسلمانان کانپور کے معاملات کی باگ ھے - یہی دین فروش ھیں جنہوں نے ابتدا سے معاملہ کو غارت کیا - جنہوں نے عام مسلمانوں کو عرصہ تک بے خبر رکھا ' جنہوں نے انکے جوش و اضطراب کو اپنے دسائس و شرارت سے ھر مرتبہ دبا دیا ' جن میں سے بعض ایک طرف تو غریب مسلمانوں کا بھی ساتھہ دیتے تھے ' اور دوسری طرف حکام کے آگے بھی سر بسجود رھتے تھے - یہی وہ ذریات ابلیس اور پرستاران شیطان ھیں ' جنہوں نے ھمیشہ لوگوں کو کام کرنے سے روکا ' اور کسی نہ کسی فریب سے انکو باز رکھا - اول تو جلسے ھی نہیں کیے ' پھر بعض لوگوں کے پاس روتے پیٹتے آتے جاتے رھے - پھر جلسہ بھی کیا تو مارے خوف و دھشت کے انکی زبانوں سے آواز نہ نکلی ' اور مسلمانوں کو محض رزولیوشنوں ' میموریلوں ' اور عرضداشتوں میں الجھاے رکھا - غرضکہ :

الـذین یستحبون الحیاۃ الدنیا علی الاخرۃ ' و یصدون عن سبیل اللہ و یبغونہا عوجا ' اولٓئک فی ضلال مبیـن (۱۴ : ۳)

" وہ لوگ ' جنہوں نے حیات اخروی پر حیات دنیوی کو ترجیح دی ھے ' جو بندگان الہی کو اللہ کی راہ سے باز رکھتے ھیں ' اور جو اسکی راہ میں کجی پیدا کرنا چاھتے ھیں ' تو یہی لوگ ھیں ' جو انتہا درجہ کی گمراھی میں مبتلا ھیں ' اور ھدایت انسے کوسوں دور ھے ! "

لیکن یاد رھے کہ گو انکو اپنے اعمال شیطانیہ کی اس دنیا کے سوا ' کسی دوسری زندگی کا تصور کرنے کی توفیق نہ ملی ھو ' تاھم ایک دوسری دنیا ضرور ھے - ایک وقت آنے والا ھے ' جبکہ جلال خداوندی کا آخری تخت بچھیگا ' جبکہ وہ عدالت قائم ھوگی ' جسکا فیصلہ کرنے والا خود علام الغیوب ھوگا ' اور پھر اس وقت انسے پوچھا جائیگا کہ " اے وہ لوگو ! کہ ھواے نفس تمہارا معبود تھا ' دراھم و دنانیر تمہارا قبلہ تھا ' حکام کی پرستش تمہاری شریعت تھی ' اور

" اصابع الرحمان " کي جگه " اصابع الشیطان " میں تم نے اپنے دلوں کو دیدیا تھا ' بتلاؤ که آج وہ تمھارے معبودان باطل کہاں هیں ' جو تم کو میري پکڑ سے بچا سکتے هیں ؟ اين شـــرکاؤ کـم الذين کنتم تزعمون ؟ (٦ : ١٥) کیا تم هی وہ نہیں هو که تمھاري آنکھوں کے سامنے میرے دین مبین کي علانیه بے حرمتي هوئي ' اور میري عبادت گاہ کی دیوار مسمار کي گئي ' پر تم کچھه نه بو لے بلکه اپنی بزدلي اور فساد انگیزي سے اسکا سامان کرتے رهے ؟ ؟

تم نے میري راہ سے میرے بندوں کو روکا ' اور انکو میرے گھر کي عزت کیلیے اٹھنے ندیا ؟ پھر کیوں نه آج میري لعنت تم پر چھا جائے ' اور کیوں نه ان لوگوں کے جسموں کے ساتھه وہ سب کچھه عمل میں لایا جاے ' جسکو انھوں نے میرے مقدس گھر کے ساتھه گوارا کیا - فذ وقوا العذاب بما کنتم تکفرون ! ! "

* * *

ایک ضروري سوال یه هے که یه سب کچھه کیونکر هوا ؟

کیا اسلیے که کانپور کے مسلمانوں کو اسکا بالکل حس نه تھا ؟

مجھے معلوم نہیں که پاینیر کے آفس کي رصد گاہ میں کوئي ایسی تلسکوپ ایجاد کي گئی هو ' جسمیں قریب کي بڑي چیزیں چھوٹی هوکر دکھائی دیتي هوں - البته مجھے معلوم هے که گلیلیو (Galileo) نے ایک آله ایسا دریافت کیا تھا ' جس سے دور کي چیزیں بڑي هوکر نظر آسکتي هیں - لیکن اسکے استعمال کرنے کی ضرورت مریخ کے دیکھنے میں هوتي هے ' نه کانپور کي مسجد کو دیکھنے کیلیے -

اُس جوش و اضطراب اور غیظ و غضب سے کوئي آنکھه غفلت نہیں کرسکتي ' جو ابتداء معامله سے خبروں کے پھیلنے کے بعد عام مسلمانوں میں پیدا هوگیا تھا ' اور جو بساطي بازار کے بے غیرت و بے حیا دکانداروں ' اور مسجد کے ایمان فروش متولي کے سوا (جس کا نام شاید کریم الدین هے :

بر عکس نہند نام زنگي کافور !

آگ کے شعلے بھڑکا رها تھا - ملوں کے مزدور هزاروں کي تعداد میں دیوانه وار پھر رهے تھے ' اور مجھے معلوم هے که ابتک جوش و اضطراب سے مجنوں هو رهے هیں - شہر کے عام باشندے بھي دھکتے هوے کوئلوں پر لوٹتے رهے ' اور کچھه شک نہیں که ابتک لوٹ رهے هیں ' مگر هزار حیف اُن چند منافقین پر ' اور صد هزار لعنت اُن مفسدین مارقین پر ' جو قوم کي طاقت کو چھپانا اور مٹانا چاهتے هیں ' اور جنھوں نے همیشه خدع و فریب اخفاء حال ' اور طرح طرح کے اکاذیب و اباطیل سے لوگوں کو دھوکے میں رکھا ' اور کسي بر وقت کارروائی کے کرنے کي مہلت نه دي : کذالـك یجعل الله الرجس علی الذین لا یومنون (٥١ : ١٧)

میں نے الہلال میں اس مسئله پر نظر ڈالتے هوے لکھا تھا که آنکھیں کھولو ' اور اپنے تئیں ان مفسدوں کے دام ضلالت سے بچاؤ ! عاجزي کے آنسوؤں ' اور فریادوں کي صداؤں سے کبھی بھي کسي فوج نے میدان سر نہیں کیا هے - اصلی چیز اجماعي قوت هے ' اور هزاروں دلوں اور زبانوں کا کسی کام کیلیے ایک هوکر ظاهر هونا هی کلید فتح و مراد هے -

اگر تم حکام کے خوف سے لرزتے هو ' تو تم سے اُس وقت کس نے کہا تھا که قانون کو توڑو اور فتنه و فساد کی راہ اختیار کرو ؟ اگر کام کرنا چاهتے تو راهیں کشادہ تھیں - بغیر قانون کو توڑے ' بغیر نظم و امن کو مختل کیے ' بغیر حکام کے مقابلے علم بغاوت بلند کیے ' بہت آسانی کے ساتھه ممکن تھا که تم اپنی طاقت کا اظہار کرتے ' اور اپنی اجماعی قوت کا ایسا مظاهرہ دکھلاتے که قوتوں کو اسکے آگے سر بسجود هو جانا پڑتا -

هفتـــهٔ جنـــگ

پرستاران صلیب کي اذیتوں کا ترک تو انتقام نه لے سکے ' لیکن ترکوں کا خدا کیونکر خاموش رهتا -

حلفاء بلقان کے جس باهمي جنگ و جدل کا وقت کسي نه کسي دن آنے والا تھا ' اور جسکے تصور سے همیشه سرایڈورڈ گرے خوف زدہ رهتے تھے بالاخر وہ آگیا - بلغاریا اور یونان و سرویا میں جنگ شروع هوگئی هے ' یونان و سرویا ' دونوں ایک هوکر افواج بلغار کو متواتر هزیمتیں دے چکے هیں ' جبل اسود اور رومانیا کي جنگي طیاریاں ان کي شریک هونے اور ساتھه دینے پر مائــل هیں ' سلانیـک سے بلغاریوں کا قبضه اٹھه گیا ' فوج نے هتیار ڈال دیے ' حریفوں کی اطاعت مان لی ' اور صرف دو گھنٹے کي گوله باري میں پامال هوگئے - بے سرو پا هوکر بھاگے ' اور دس توپیں اور ایک هزار تین سو سپاهي گرفتار کرتے گئے ' سلانیک سے باهر نکل کر یه گریز پائي تھم گئي - دشت کلکیش میں نئے سرے سے مورچے باندھے گئے ' اور پھر مقابلے کو بڑھے ' مگر هزیمت هي اٹھاني پڑي ' اور ٩٠ توپیں هاتھه سے جاتي رهیں ' اور پولي کي بلند سطح پر جرار و جنگ آزما سپاہ بلغـار نے سرویوں پر حملـے کیے ' سروي پہلے تو پسپا هوگئے ' لیکن پھر سنبھلے اور بازي کے پانسے سنبھال لیے - چار هزار بلغاري اسیر هوے ' اور کتني جانیں آگ کي بھینٹ چڑھیں - دوسري جنگ میں چوبیس بلغاري پلٹنیں نہایت ابتري کی حالت میں دریاے زیتورا کے پار بھگا دي گئیں - آٹھه سو بلغاري هلاک اور اٹھارہ سو مجروح هوے - شوکیل و نگریته کي لڑائیوں میں بلغاري اس بد حواسي و سراسیمگي سے بھاگے که دریای وار دار میں اُن کے کئي سپاهي غرق هوگئے ' اور بھاگتے بھاگتے پوري پندرہ هزار فوج قید هوگئی -

سلانیک سے کچھه فاصلے پر بلغاریوں نے ایک مستحکم مورچه باندہ رکھا تھا ' قسطنطین شاہ یونان نے فوج کی کمان اپنے هاتھه میں لے کر آٹھه ڈویژنوں کو چڑھائی کا حکم دیا ' اور تین هزار گز کے فصل سے حمله کرکے اس مورچه کو فتح کرلیا ' سروي فوج بلغار کی سرحد کو عبور کرکے اندرون ملک پہونچ گئی هے ' اور اسوقت مقام رڈوک کی بلندیوں پر قابض هے جہاں سے صوفیا دار الحکومة بلغار صرف پچاس میل کے فاصلے پر رہ جاتا هے - لاچانا کو بھي یونانیوں نے بلغار سے چھین لیا ' رگسٹر کے قرب و جوار میں بلغاریوں نے حدود سرویا میں داخل هونے کی بڑي کوششیں کیں مگر هر مرتبه منہزم هوے اور بڑي ذلت سے منہزم هوے - کرمولـک کو بلغاریوں نے واپس لے لیا تھا مگر سرویوں نے حمله کرکے دوبارہ قبضه کرلیا ' اور بلغاري بڑي بري طرح پسپا هوگئے - یونانیوں نے ڈویژن پر سپاہ بلغار کو نہایت فاش شکست دي - اور علاقے پر قابض هوگئے - ٥ جولائی کی جنـگ کوشانا میں جبل اسود کی آٹھه هزار فوج نے سرویا کا ساتھه دیا ' اور اُس کی اعانت سے کوشانا پر سرویا کا قبضه هوگیا ' اِس جنگ میں بلغاریوں کا ایک حصهٔ لشکر جو وزیر جنگ بلغار کے ماتحت تھا بالکل تباہ هوگیا ' یه سب کچھه هوا ' مگر ستم پیشه بلغاریوں کے مظالم میں نه کمی آئی تھی نه آئی - سلانیک میں مقابله تو یونانیوں سے تھا لیکن محاصرہ اہل مسجد کا کیا گیا ' نگریته اور پراویشٹر کے تمام باشندے جن میں نا کردہ گناہ مسلمان بھی تھے قتل کرڈالے ' اور ساري آبادي غارت کردي -

دوسرے جانب لفٹننٹ ریگنر نے ' جن کی صداقت کا خاطر خواہ امتحان هوچکا هے ' جو تار دیے هیں اُن سے معلوم هوتا هے که سرویوں اور یونانیوں کو سپاہ بلغار نے اتني متواتر و مسلسل شکستیں دي هیں که اب اُن میں دم بھی نہیں رها - یه بیان مبالغه آمیز تو ضرور هے لیکن کچھه نه کچھه اس میں واقعیت بھی هوگی ' اور هم کو تسلیم کرنا چاهیے که یونان و سرویا جو مسلمانوں کے قتل عام میں پیچھے نه تھے اس جنـگ نے اُن کو بھی خسته کر رکھا هے ؟

الهلال

٤ - شعبان ۱۳۳۱ هجری

الـداء و الـدواء

یعني جماعة " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(۳)

ولو ان اهل القـرى آمنوا و اتقوا ' لفتحنا عليهم بركات السماء و الارض ' ولكـن كـذبوا ' فاخـذناهم بمـا كانوا يكسبـون - افـا من اهـل القـرى ان يـا تيهـم باسنـا بياتا و هم نا ئمـون ؟ او امن اهل القرى ان ياتيهم باسنا ضحى وهم يلعبـون ؟ افا منـوا مكر الله ؟ فـلا يامن مكـر الله الا القوم الخـاسرون ! (۷ : ۹۸)

اگر ان بستیوں کے لوگ الله اور اسکے احکام پر ایمان لاتے ' اور راہ اتقا وخشیت اختیار کرتے ' تو هم آسمان اور زمین ' دونوں کي برکتوں اور نعمتوں کا دروازہ اُن پر کھول دیتے ' لیکن افسوس کہ انھوں نے سرکشی اور تمرد سے همارے احکام کی پورا نہ کی ' اور انکو جھٹلایا ' پس اعمال بد کی پاداش میں هم نے انہیں مبتلاے عذاب کر دیا ! !

پھر کیا یہ لوگ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر همارا عذاب راتوں رات آ نازل هو اور وہ خواب غفلـت میں سرشـار هوں ؟ یا وہ اس سے با لکـل مطمئـن هوگئے هیں کہ همـارا عذاب دن دهاڑے آ نازل هو اور وہ لهـو و لعـب میں مشغـول هوں ؟ کیـا وہ الله کی پکڑ سے با لکـل مطمئـن هوگئے هیں ؟ اگر ایسا هی هے تو جان لیں کہ الله کي گرفت سے تو صرف وهی نڈر هوسکتے هیں ' جو آخـر کار برباد هونے والے هیں !

قصۂ عشق کہ مانـد ایـن همـه ناگفته بسے * با تـو گوئیم بشـرطیکـه نگوئـي بـه کسے
کـس بمنـزلگـه مقصـود نرفـت ابلـه پا * بو الفضولـي دو سـه دبـدم برہ و بو الهـوسے
همت ست این کہ دهد کام دل ' اما چه کني * کہ بایـن طـاق بلندت نبـود دست رسے
حیرتـم سـوخت کہ همـراز بگـوشم آمـد * صـوت زنجیـر در کعبـه ببانـگ جرسے
اگر اینست گـل تـازہ کہ من دارم ' نیست * بلبـلان را ز پـر و بـال گـران تـر قفسے
آستـان حـرم عشـق مقـام ادب ست * دست بکشـاے دریـن پردہ بهـر ملتمسے
(فیضي) از زندگـي مردہ دلان مي خواهي
بایـدت گرم تـر از صبـح قیـامت نفسے

و الـذاريات ذروا ' فـالحاملات وقرا ' فـالجاريات يسرا ' فالمقسمات امرا (۵۱ : ۴) قسم هے اُن هواوں کي ' جو بادلوں کو اڑاے لیے پھرتي هیں - پھر مینه کا بوجھه اُٹھاتی ' پھر آهسته آهسته چلتي ' اور پھر باران رحمت الهي کو زمین پر تقسیم کرتي هیں ' کہ زمین کا استعداد ' موسم کی موافقت ' هواوں کا ظهور ' اور بادلوں کا پیام ' آج دیکھنے والوں سے اشارہ کرتا ' اور سننے والوں سے کچھه کهرها هے -

اسکا اشارہ صاف ' اور اسکی اواز غیر مشتبه هے - اسکی صورت امید پرور ' اور اسکے چشم و ابرو کي گردش همت افزا هے - وہ درختوں کے جھنڈ ' کھیتوں کی لهلاهٹ ' پھولوں کي شادابي باغوں کی شگفتگی ' پتوں سے چھپی هوئي ٹهنیاں ' اور میووں سے جھکي هوئی شاخیں ' غرضکه هر چیز جسکي دنیا میں تلاش کي جاتي هے ' تم کو دیسکتا هے ' لیکن اسکے معاوضے میں ایک چیز آج تم سے بھي مانگتا هے - وہ یہ نہیں کہتا کہ پانی کو تلاش کرو ' تا زمین سیراب کی جاے ' اور فصل کاٹ کر جمع کرنے کیلیے گھر بناؤ ' تا وقت پر حیرانی نہو - کیونکہ پاني کي ضرورت تخم ریزی سے پہلے نہیں بلکہ اسکے بعد هوتي هے اور کل کے دن فصل وهي کاٹیں گے ' جنھوں نے آج کے دن بو دیا هے - اِن دونوں میں سے وہ کسي کیلیے غمگین نہیں هے - اسکی پکار صرف بیج کیلیے هے ' اور اسکا اشارہ صرف اُس کي طرف هے ' جسکے هاتھه میں ڈول کي رسي نہیں ' بلکہ جسکي جھولي میں بیج کے دانے هوں - پس آغاز کي برکت ' اور اتمام کی کامیابی هو انکے لیے ' جو اُس کے اشارے کو سمجھیں ' اور اسکی آواز پر کان دهریں : وكذالك انزلناه ايات بينات ' و ان الله يهدي من يريد -

انجمن خدام کعبه

پهر کیا وه بیج ' کوئي آجکل کي مصطلحه انجمن ' کوئي ادنى چهوٹي اسکیم ' کوئي اقرار ناموں کا رجسٹر ' اور کوئي بهت بڑا وسیع فنڈ هے ؟

کهه چکا هوں که نهیں ' کیونکه میں پهولوں کي شاداب رنگت پر عاشق نهیں هوں ' بلکه اُس خشک بیج کا متلاشي ' جس کا ایک دانه ' ایک پورے باغ کیلیے کافي هے -

تاهم میرے لیے یه باقي رهگیا هے که اپنے اغراض کا نظام پیش کرنے سے پہلے ' احباب کرام کو انتظارکي ایک آزمایش میں اور ڈالوں ' اور " انجمن خدام کعبه " کے متعلق تفصیل سے ایک نمبر میں اپني معروضات پیش کردوں ' کیونکه آج اُس زبان سے بڑهکر آورکوئي هستي خالي اورگنهگار نهیں هوسکتي ' جو جانتي هو لیکن نه بولتي هو -

اس مضمون کے پہلے نمبر میں جوکچهه عرض کرچکا هوں ' ضرور هے که وه آپکے پیش نظر رهے -

کعبے کي خصوصیت

حاجي بره کعبه رواں گیں وه دہن ست
خوش میرود ' اما وه مقصود نه اینست

انجمن کا مقصد تاسیس صرف دو چیزیں هیں :

(۱) خانۂ کعبه کی حفاظت اور خدمت کیلیے تمام مسلمانوں سے ایک غیر شرعي اقرار لیا جاے -

(۲) هر شخص بقدر استطاعت اس کام کیلیے روپیه دے تاکه ایک عظیم الشان خزینه اس غرض سے فراهم هوسکے - مثلاً ایک روپیه سال -

روپیه کي نسبت مضمون کے پہلے نمبر میں عرض کرچکا هوں که گویه وقت کی ضروریات میں سے ایک نهایت اهم اور اقدم ضرورت هے ' لیکن اصل مرض کا علاج نهیں - همارے مصائب صرف اسکا نتیجه نهیں هیں که همارے اعمال ملي کي جیب خالي هے ' بلکه یه سب کچهه اسلیے هے که همارے دل اندر سے کهوکهلے اور خالی هو رهے هیں - وه اگر بهر جالیں تو پهر خزانوں کا بهرنا کچهه بهي دشوار نهیں !

درازی شب و بیداري من این همه نیست
زبخت من خبر آرید تاکجا خفتست ؟

اس سے قطع نظر ایک اصولي اور بنیادي امر اهم یه هے که محض " خدمت و حفاظت کعبه " کي تخصیص سے بهي میں ابداً متفق نهیں هوسکتا - بلکه نهایت مضطرب اور غمگین هونگا ' اگر دیکهوں گا که لوگ اسپر قانع اور اس سے متفق هیں - یه سچ هے که آج بڑي ضرورت مسلمانوں میں تنظیمات عمل (آرگنائزیشن) کي هے ' اور بظاهر مسلمان کعبے کي حفاظت هي کیلیے اسلامی ممالک کے بقا کے بهي خواهشمند هیں - مگر نهایت ضروري هے که اسی وقت اسکی تشریح بهی کردي جاے که حفاظت کعبه سے مقصود کیا هے ؟ اس وقت بنیاد رکهی جا رهي هے ' اور لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو آپ طیار کر رهے هیں - پهر ایسا تو نه کیجیے که لوگوں کي تمام قوتیں اور طیاریاں صرف اسی دائرے میں محدود هوجالیں ' اور حدود حرمین کی خدمت گذاري کے نام پر ایک رقم ادا کرکے سبکدوش هوجائیں -

اگر آپ ایسا کر رهے هیں ' تو اسکے یه معني هیں که آپکو ایک بارش دی گئی تهی تا که اس سے دریا چڑهه الیں ' نهریں بهنے لگیں ' تالاب بهر جالیں ' اور کهیتیاں لهلها اٹهیں ' لیکن آپ نے اُس سے صرف اتنا هي کام لیا که اپنے صحن خانه میں چند مٹکے اور طشت رکهدیے - پانی بهرے اور اُسکو غسل کی طیاري کرنے لگے !!

میں جو کچهه عرض کر رها هوں ' اسکو سرسري نظر کے حوالے نه کیجیے - ممکن هے که ان تمثیلوں هی میں کوئي حقیقت بهی هو :

مدار صحبت ما بر حدیث زیر لبي ست
که اهل شوق عوام اند و گفتگو عرديست !

بهت سے معاني مخفیه هیں ' جنکے جمال حقیقت کیلیے پردۂ الفاظ و امثال ناگزیر هے :

هر چند هو مشاهدۂ حق کي گفتگو
بنتي نهیں هے بادۂ و ساغر کہے بغیر

پهر یه امر اُن چیزوں میں سے بهي نهیں هے ' جنکے لیے آپ کہیں که اعلان و غلغلے کي ضرورت نهیں ' کیونکه اس سے اسلام کي دعوت و مقصد ' اور امۃ مرحومه کے اُس نصب العین کو صدمه پهنچنے کا اندیشه هے ' جو روز اول سے صرف اعلان هي کیلیے قرار دیا گیا هے ' اور اسکا اثر اُس اصل اصول اسلامي اور اساس حیات ملي پر پڑتا هے ' جسکي زندگی سے مسلمانوں کي زندگي اور جسکي موت سے انکي موت وابسته هے - پس ضرور هے که اسکا اعلان هو ' اور اس زور سے هو که دشت و جبل اور بحر و بر اسکي صدا سے گونج اٹهیں ' اور عالم اسلامي کے بچے بچے کي زبان پر اُسکا ترانه جاري هوجاے ' ولو کره الکافرون الظالمون !

مسلمانوں کا قومي نصب العین :

خدمت کعبه نهیں بلکه خدمت عالم هے !!

خیال تن تو کجائي و ما کجا واعظ ؟

یه سچ هے که هم نے جب کبهي دولة علیه عثمانیه سے اپنے تعلقات گنائے هیں ' تو اس امر کو بهي ظاهر کیا هے که وه خادم حرمین الشریفین هے ' اور چونکه وه محافظ امکنۂ مقدسه هے ' اسلیے اسنا وجوه اور زیاده هماري نظروں میں محبوب هے -

میں نے کہا که منجمله اسباب تعلقات مسلمانان هند اور دولة علیه کے ایک امر یه بهي تها ' اور اسکي تخصیص اسلیے کي که میں اس تعلق کو اس سے زیاده وقعت نهیں دیتا که وه بهي اصلی سبب کے بعد ایک سبب هے ' اور بس - کیونکه میرے عقیدے میں دولت عثمانیه کي اعانت کا سبب اصلی صرف یه تها که آج وه مسلمانوں کی دنیا میں اخري وسیع حکومت هے ' اور مسلمان جو دنیا میں حکومت کیلیے آئے هیں ' انکا فرض دیني هے که وه حکومت اسلامی کی مدد کریں ' اور همیشه اپنا ایک سیاسی مرکز قائم رکهیں - رها تعلق خدمت حرمین ' تو بیشک یه بهی اُسکے بعد ایک سبب ضروري تها ' کیونکه حرمین شریفین اور جمیع مقامات مقدسۂ اسلامیه کی حفاظت باسباب ظاهري جبهی هو سکتی هے ' جبکه ایک قوي حکومت اسلامی باقی هو -

لیکن بهت سے لوگ هم میں ایسے بهي موجود تهے ' جنکو ایک طرف تو اِن معاملات میں بهی بمجبوري و بمصالح حصه لینا تها ' دوسري طرف اپنے معبودان باطل اور طواغیت سیاست کے آگے بهی سر بسجود هونا تها - پس انهوں نے اپنا بچاؤ صرف اسي طریقے میں دیکها که مسلمانان هند بل جمیع مسلمانان عالم کے تعلق عثمانیه کا سبب اصلی ' حتی الامکان چهپائیں ' اور صرف یه ظاهر کریں که محض خادم حرمین الشریفین اور اسکے محافظ هونے کی وجه سے هم ترکوں کي مدد کر دیا کرتے هیں ' ونه

خدا نخواستہ اسلامي حکومت کے تحفظ کی کوئي خواہش یا اسي سیاسي مرکز کي محبت اب ہم مسلمانوں میں باقي نہیں رہي ہے - کبرت کلمة تخرج من افواههم ' ان یقولون الا کذبا -

لیکن اس امر پر زور دینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے ذہن میں اسلامي حکومت کا تصور محض حفاظت حرمین الشریفین کي مقصد میں محدود ہوگیا' اور ترکوں کے زوال پر چونکہ بار بار کہا گیا کہ اسلامي حکومتوں کي بربادي کے بعد مقامات مقدسہ کی حفاظت حسب اسباب ظاہري خطرے میں ہے' اس سے اور زیادہ اس خیال کو تقویت ہوئی - حتی کہ اب لوگ سمجھنے لگے کہ ہمارا اعلی سے اعلی کام صرف یہ ہے کہ کعبے کے نام سے عہد خدمت لینا شروع کردیں' اور پھر اسکا وسیلہ صرف یہ قرار دیا گیا کہ روپیہ جمع ہوجائے !!

لیکن میں اس پکار کے بلند کرنے پر مجبور ہوں کہ :

خوش میروي ' اما رہ مقصود نہ اینست

ہم مسلمان ہیں' اور ہم دنیا میں اسلیے نہیں آئے ہیں کہ کعبۂ معظمہ کی خدمت کریں' بلکہ ہم اسلیے پیدا کیے گیے ہیں تاکہ تجلي گاہ کعبہ کے ساتھہ ہوکر تمام عالم کي خدمت کریں - ہم کعبے کے محافظ نہیں ہیں' بلکہ ہم میں ایک چیز ہے' کہ اگر اسکو پالیں تو خود ہمارا وجود تمام عالم کیلیے کعبہ بنے - دنیا ہمارا طواف کرے' اور مخلوقات الہی احرام نیاز باندھکر ہماري طرف دوڑیں -

ہماري کوششوں کا نصب العین کبھی بھي حفاظت کعبہ نہیں ہوسکتا' کیونکہ ہم خواہ کتنا ہي اپنے تئیں بھول گئے ہوں' مگر ہمارا خداے ذو الجلال ہمیں یہ یاد دلانے کیلیے موجود ہے کہ ہمارا نصب العین زندگي تمام عالم کي محافظت ہے - ہم سے کسي نئے اقرار لینے کی ضرورت نہیں' بلکہ ہم کو ہمارا بھولا ہوا اقرار یاد دلا دینا کافي ہے - جبکہ خداوند خداے قدوس نے داؤد کے ہیکل سے اپنا رشتہ توڑا' اور جبل بوقبیس کی غاروں کو اپنی معبدیت کا نشیمن بنایا تو ہم سے کہا کہ :

ثم جعلناکم خلائف فی الارض' لننظر من بعد هم کیف تعملون ؟ (١٠ : ٥)	اور بنی اسرائیل کے بعد پھر ہم نے تم کو زمین کی وراثت دی تاکہ دیکھیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوتے ہیں ؟

پس ہم صرف کعبہ کے وارث نہیں ہیں کہ اسکی خدمت کریں' بلکہ ہم تمام عالم کے وارث ہیں' اور ہمیں اسی کی خدمت کیلیے بلانا چاہیے - ہمارا نصب العین ہمارے خدا نے مقرر کردیا ہے' اور اب کسی نئے نصب العین کی ضرورت نہیں - ہماری کوششوں اور ہمتوں کا مرکز ہم کو قران نے بتلا دیا ہے' اور اب ہمارے لیے اسکے سوا کسی خود ساختہ راہ سعی پر لگانے کی دعوت بیکار ہے - ہمارا مقصد زندگی بلند اور اعلی ہے - اور اسکا طول و عرض تمام کرۂ زمین پر پھیلا ہوا ہے - پھر یہ کیا ہے کہ تم اسے تنگ کر رہے ہو؟ زمین جبکہ ہم پر تنگ ہو رہی ہے' تو نہو کہ ہماری ہمت کی وسعت بھی ان آوازوں سے تنگ ہوجائے

مقصد وحید امة مرحومہ

یہ جو میں کہہ رہا ہوں تو تفکر کا محتاج' اور ہمہ تن دل ہوجانے کا طالب ہے - آج جو کچھہ ہم پکار رہے ہیں' کل کو یہي ہمارے دل و دماغ پر نقش ہوگا - پس مقصدوں اور ارادوں کي عمارت بناتے ہوے پہلي اینٹ کي غلطي خطرناک اور ناقابل تلافي ہوتي ہے - ہم کو صرف قران حکیم کي طرف رجوع کرنا چاہیے اور اسی میں اپنے مقاصد حیات و مساعي کیلیے ایک نصب العین تلاش کرنا چاہیے -

قران حکیم نے اس بارے میں جو کچھہ کہنا تھا روز اول ہي کہدیا :

کنتم خیر امة اخرجت للناس' تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر و تومنون باالله (٣ : ١٠٦)	تم دنیا کي تمام امتوں میں سے بہترین امت ہو کہ اچھے کاموں کا حکم دیتے ہو' برائیوں سے روکتے ہو' اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو !

دوسري جگہ فرمایا :

و کذلك جعلناکم امة وسطا لتکونوا شہداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شہیدا (٢ : ١٢٧)	اور اسی طرح ہم نے تم کو عدل و اعلی امت بنایا تاکہ انسانوں کیلیے تم گواہ ہو' اور تمہارا رسول تم پر گواہ ہو !

تیسري جگہ کہا :

و لتکن منکم امة یدعون الی الخیر' و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر' اولائك هم المفلحون (٣ : ١٠٢)	تم میں سے وہ جماعت ہونی چاہیے' جو دنیا کو نیکی کے طرف بلائے' بھلائی کا حکم دے' اور برائیوں سے روکے - ایسے ہی لوگ دنیا میں فلاح پاتے ہیں -

چوتھي جگہ زیادہ تصریح کي :

و جاهدو فی الله حق جهاده هو اجتباکم وما جعل علیکم في الدین من حرج' ملة ابیکم ابراهیم' هو سماکم المسلمین من قبل و في هذا' لیکون الرسول شہیدا علیکم' و تکونوا شہداء علی الناس' فاقیموا الصلوة و اتوا الزکواة و اعتصموا بالله' هو مولاکم فنعم المولی و نعم النصیر ! (٢٢ : ٧٨)	اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو' جو حق جہاد کرنے کا ہے - اس نے تم کو تمام دنیا کی قوموں میں سے برگزیدگی کیلیے چن لیا - پھر جو دین تم کو دیا گیا ہے' اسمیں تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں - یہی ملت تمہارے مورث اعلی ابرهیم کی ہے' اور اس نے تمہارا نام "مسلم" رکھا ہے گذشتہ زمانے میں بھی اور اب بھی تاکہ رسول تمہارے لیے' اور تم تمام عالم کی نجات اور ہدایت کیلیے شاہد ہو - پس اللہ کے رشتے کو مضبوط پکڑو' جان اور مال دونوں کو اسکے لیے لگاؤ' وہی تمہارا ایک

آقا ہے' اور پھر جس کا خدا آقا ہو' اسکا کیا ہی اچھا مالک ہے' اور کیسا قوی مددگار !!

پانچویں آیة میں صاف صاف تصریح کردي :

الذین ان مکنا هم في الارض' اقاموا الصلوة و آتوا الزکواة و امروا بالمعروف و نهوا عن المنکر' و لله عاقبة الامور (٢٢ : ٤٣)	مسلمانوں کی قوم وہ قوم ہے کہ اگر ہم انکو حکومت و بزرگی دیکر دنیا میں قائم کردیں' تو وہ اللہ کی عبادت اور اسکے نام کی تقدیس کو قائم کرینگے' مال و دولت سے انسانوں کو فائدہ پہنچائیں گے' اور دنیا سے برائیوں کو

مٹائینگے - اور سب کا انجام کار اللہ ہی کے ہاتھہ ہے -

اور یہی آیات کریمہ ہیں جو اس بارے میں روشنی بخشتی ہیں' ایں سردست انہی پر اکتفا کرتا ہوں -

ان آیات میں سے ایک ایک پر غور کرو' اور دیکھو کہ تمہارا خداے قدوس تم کو مقصد حیات و سعي کے لحاظ سے بلندي

و عظمت کي کیسي قدوسیت بخشتا ھے ' اور تم کن نئے مقصدوں کي تلاش میں سرگرداں ھو ؟

اِن آیات سے حسب ذیل امور واضح ھوتے ھیں :

(۱) مسلمانوں کو اللہ تعالی نے " امۃ وسطاً " فرمایا - نیز کہا کہ وہ تمام امم عالم میں بہترین امت ھیں - " وسطا " سے مراد انکا اعدل ھونا ھے - یعني وہ دنیا میں قیام " عدل " کا موجب ھونگے -

(۲) پہلي آیت میں " کنتم خیر امۃ ' اخرجت للناس " کے بعد " تامرون بالمعروف " فرمایا - اور یہ وصف بیان کرکے ' پھر اسکي علت کو بیان کرتا ھے - جیسا کہ کہتے ھیں : " زید کریم ' یطعم الناس و یکسوھم " یعني زید کریم الطبع ھے ' اسلیے کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتا اور کپڑا دیتا ھے - پس اس سے ثابت ھوا کہ مسلمانوں کا بہترین امت ھونا ' اور خیر امۃ کے لقب الہي سے ملقب ھونا صرف اس علت پر موقوف ھے کہ اللہ کي زمین پر حق کے قیام و اعلان ' اور برائیوں کے استیصال کے وہ ذمہ دار ھیں - اور تمام عالم میں صداقت کو پھیلاتے ' اور ھر طرح کي برائیوں کي کثافت سے انسانوں کو پاک کرتے ھیں -

(۳) پھر انکے اسي وصف حقیقي ' اور علۃ شرف و اجتبا کي دوسري جگہ یوں تعبیر کي کہ " لتکونوا شھداء علی الناس " یعني تم بہترین امت اسلیے ھو ' تاکہ تم تمام عالم کي اصلاح و بہتري کي کی کوشش کرو ' اور اسطرح دنیا کی صلاح و فلاح کیلیے گواہ بنو - شہادت سے یہاں مراد اسی دنیا میں شہادت ھے نہ کہ قیامت کے دن ' جیسا کہ بعض مفسرین کرام نے سمجھا ھے - حضرت عیسے کا قول قرآن نے نقل کیا ھے - وہ قیامت کے دن اللہ سے کہیں گے :

وکنت علیھم شھیدا	اور خدایا ! میں تو اپني امت پر اسی
مادمت فیھم ' فلما	وقت تک شاھد تھا ' جب تک کہ دنیا
توفیتني کنت انت	میں انکے اندر موجود تھا ' پھر جب
الرقیب علیھم وانت علی	تونے مجھے وفات دي ' تو توھی انکا
کل شي شھید (۵:۱۱۶)	نگراں حال تھا !

یہاں شہادت سے خود دنیا کے قیام و حیات ھی کي شہادت مراد ھے نہ کہ آخرت کی ' کیونکہ حضرت عیسے دنیا میں اپني قوم کے اندر تھے نہ کہ کسي اور جگہ ' پس یہاں بھي شہادت کا یہي مطلب ھے -

(۴) پھر ایک آیت میں اس کو مسلمانوں کا فرض بتلایا : " ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر " کہ تم میں سے وہ جماعت ھونی چاھیے جو دنیا کو صلاح و فلاح کے طرف بلاے اور برائیوں سے روکے - یعنی امت مرحومہ کا مقصد زندگي دنیا میں دعوت الی الحق والخیر قرار دیا -

بعض مفسرین اور فقہاء کرام رحمھم اللہ نے اس ایت سے استدلال کیا ھے کہ امر بالمعروف فرض کفایہ ھے نہ کہ فرض حقیقی و عام - یعنی ضرور نہیں کہ امر بالمعروف کا فرض ھر فرد قوم انجام دے - کیونکہ " منکم امۃ " فرمایا ھے - اور اسکے معني یہ ھیں کہ تم میں صرف ایک گروہ اس غرض سے ھونا چاھیے -

لیکن یہ صحیح نہیں اور ایسا قرار دینا ھي در حقیقت عالم اسلامی کے تمام مفاسد کا سرچشمہ ھے - یہاں " من " تبعیض کیلیے نہیں ھے جس سے استدلال کیا جاتا ھے ' بلکہ تبئین کیلیے ھے - وہ کسی خاص جماعت کی خصوصیت اسکے لیے نہیں کرتا ' بلکہ مسلمانوں کا ایک ایسی جماعت ھونا بتلاتا ھے جو امر بالمعروف کیلیے اپنے تئیں ھر حال میں وقف سمجھتی ھو -

" امر بالمعروف " کے مضمون میں اِسے بالتشریح لکھ چکا ھوں : فمن شاء التفصیل فلیرجع الیہ -

(۵) چوتھی آیۃ کریمہ مقصود بحث کیلیے عجیب و غریب ھے - اسپر ایک اور مرتبہ نظر ڈال لیجیے - اسمیں بالترتیب حسب ذیل امور پر زور دیا ھے :

(۱) اللہ کی راہ میں قیام عدل و انصاف اور استیصال ظلم و عدوان کیلیے جہاد کرو -

(۲) اس نے تم کو تمام دنیا میں بزرگی اور بڑائی کیلیے چن لیا ھے -

(۳) تمھاری شریعت ایسی صاف اور سادہ ھے ' جسمیں مثل دیگر شرائع کے ترقیات دنیویہ و سیاسیہ ' اور مدنیہ و عمرانیہ میں کسی طرح کی رکاوٹ اور حرج نہیں -

(۴) یہ ملۃ حضرت ابراھیم کي قائم کی ھوئی ھے ' جنھوں نے راہ اسلام میں اپنے نفس کی قربانی کی ' اور اپنے بیٹے کی گردن پر چھري رکھدي - چونکہ یہی جان فروشی اصل حقیقت اسلام ھے ' اسلیے اس نے تمھارا نام " مسلم " رکھا ' اور اب بھی اسی نام سے متصف رھوگے -

(۵) یہ اسلیے ھوا تاکہ جو ھدایت تم کو رسول سے ملی ھے ' وہ تمام دنیا تک پہنچاو -

(۶) پس تمھارا کام دنیا میں یہ ھے کہ صلوۃ الہی کو دنیا میں قائم کرو ! اپنے مال کو اللہ کی راہ میں لٹاؤ ! اسکے ھو جاؤ ! وھی تمھارا ایک آقا اور شہنشاہ ھے ' اور جسکا وہ آقا ھو ' اس غلام کی قسمت کو کیا کہیے !

طوبی لعبد تکون مولاہ !!

(۷) چھٹی آیت کو تمام مطالب بالا کا خاتمہ سمجھیے کہ صاف صاف لفظوں میں مسلمانوں کا مقصد بتلا دیا ھے - یعنے فرمایا کہ مسلمانوں کی قوم ایسی ھوگی کہ اگر اسے زمین پر قائم کردیا جاے ' تو وہ اللہ کے نام کی پکار بلند کریگی ' اسکی بندگی و عبادت کی طرف داعی ھوگی ' عدل و صداقت اور معروف و حقانیت کا حکم دیگی ' برائیوں سے روکیگی ' اور اس طرح دنیا اور دنیا کے رھنے والوں کی اصلاح میں اپنی زندگی و قیام ' اور حکمرانی و تسلط سے کام لیگی -

الہلال کي ایجنسي

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

مقالات

فاتحة السنة الثانية

المجلد الثالث

مباش غمزده عرفي که زلف قامت درست
جزاے همت عالي و دست کوته ماست

(۲)

تمثیل حیات انساني

الهلال کي دو ششماهي جلدیں ختم هوگئیں ' اور اب تیسري کا آغاز هے - یعنی اسکي اشاعت پر کامل ایک سال گذر گیا ' اور اس جلد سے اپني عمر کے دوسرے سال میں قدم رکھتا هے -

انسان کی حیات شخصي ' اس ارتقا آباد عالم کي هر شے کیلیے ایک بهترین تمثیل هے - وه پیدا هوتا هے ' طفولیت کے عهد ابتدائي کے بعد سن شعور میں قدم رکھتا هے ' پھر زندگي کے بهترین دور قوی ' یعنے جواني سے گذرتا هے - آخر میں جب اسکي ترقی عهد کمال تک پهنچ جاتی هے ' تو پھر پردۂ عدم میں مستور هوجاتا هے که وهیں سے اسکا ظهور بھي هوا تها :

الله الذي خلقکم من ضعف ' ثم جعل من بعد ضعف قوة ' ثم جعل من بعد قوة ضعفا و شیبه ' یخلق ما یشاء و هو العلیم القدیر (۳۰ : ۴۳)	" الله هي وه حکیم و قدیر هے ' جسنے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا ' پھر طفولیت کي کمزوري کے بعد جوانی کي طاقت و توانائي عطا فرمائي - پھر طاقت کے بعد دوباره ضعف و نقاهت اور بڑھاپے کي کمزوري میں ڈالدیا - وه جس حالت کو چاهتا هے ' پیدا

کردیتا هے - اور وه تمهارے تمام حالتوں سے واقف اور هر حالت کا ایک اندازه کردینے والا هے "

یهي حالت دنیا میں هر شے کي هے - آغاز و اتمام ' اور ارتقا و انحطاط کے قانون طبیعي کے اثر سے کوئي حیات جسمانی و غیر جسماني خالي نهیں -

لیکن با ایں همه ' هر آغاز اپنے اندر وسط و انتها کیلیے آثار رکھتا هے ' اور هر بیج جو سطح خاک سے سر نکالتا هے ' بتلا سکتا هے که اسکا مستقبل کیسا هوگا ؟ انسان کي حیات شخصي کا ابتدائي عهد ایک متشکل و متحرک مضغۂ گوشت سے زیاده نهیں هوتا - اسکي تمام جسماني و دماغي قوتیں پردۂ خفا میں مستور هوتي هیں ' اور اسکے قواء حیات اس درجه ضعیف هوتے هیں که انکي هستي ' وجود و عدم کے درمیان معلق نظر آتي هے - تاهم ' انهي میں ایسے آثار و علائم بھي هوتے هیں ' جو اپنے مستقبل کي نسبت پیشین گوئي کردیتے هیں ' اور صاحبان فراست و توسم (۱) کیلیے اُن میں بهت سي بصیرتیں پوشیده هوتي هیں :

وان في ذالک لایات للمتوسمین (۱۵ : ۷۵)	بیشک ' اسمیں بهت سي نشانیاں هوتي هیں ' صاحبان فراست کیلیے -

دعوت و اصلاح

یهی حال هر اصلاح و عمل کي دعوت ' اور هر ارشاد و هدایت کي تحریک کا هوتا هے - گمراهیوں کے بعد جب کبھي هدایت کا ظهور هوا هے ' تاریکیوں کے بعد جب کبھي روشني چمکي هے ' شیطاني قوتوں کے تسلط کے بعد جب کبھي سلطان الهی کا تخت بچھا هے ' تو اسکي ابتدا همیشه ایسی هي هوئی هے - وه مثل ایک طفل ضعیف کے پیدا هوتی هے - اسپر بھي ابتدائی عهد ضعف و نقاهت کا گذرتا هے ' جبکه اسکا وجود حیات ابتدائي کا ایک ضعیف ترین نمونه هوتا هے - اسکا ظاهري جسم بھي ایک طفل شیرخوار کي طرح صغیر و حقیر هوتا هے ' اور اسکی تمام باطنی قوتیں اور طاقتیں ایک مضغۂ گوشت کے اندر پوشیده هوتی هیں - لیکن اسکے بعد پھر وه بڑھتی هے اور پھیلتی هے ' اسکي پوشیده قوتیں اُبھرتی هیں ' اسکی مخفی طاقتیں ظاهر هوتی هیں ' اور اسکے جسم و قوی میں حیرت انگیز اور سریع السیر نشو و نما هونے لگتا هے - یهاں تک که ایک زمانه آتا هے ' جب وه دعوت صداقت کا طفل شیرخوار ' جو اپني زندگی کیلیے دوسروں کا محتاج تها ' جسمیں صورت اور حرکت کے سوا اور کوئی انسانی قوت نمایاں نه تهی ' جسکا قد حقیر ' اور جسکا جسم کمزور و صغیر تها ' ایک طویل القامة ' عریض الکتفین ' قوي البنیه ' شدید الباس ' اور داراے قواء گوناگوں و بو قلموں ' و خصائص و خصائل عجیبه و غریبه بنکر ' ایک عظیم الشان آیۂ قدرت و حکمت الهیه هوجاتا هے :

ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین ' ثم جعلناه نطفة في قرار مکین ' ثم خلقنا النطفة علقة ' فخلقنا العلقة مضغة ' فخلقنا المضغة عظاما ' فکسونا العظام لحماً ' ثم انشاناه خلقاً اخر ' فتبارک الله احسن الخالقین - (۲۳ : ۱۵)	" اور هم نے انسان کو جوهر گل سے بنایا ' پھر هم نے اسکو مادۂ حیات کي صورت میں ٹھهرنے کي جگه دي ' پھر اس ماده کو ایک لوتھڑا سا بنا دیا ' پھر اس لوتھڑے کو ایک مضغه کي شکل میں بدلدیا ' پھر اسمیں هڈیاں پیدا هوگئیں ' اور هڈیوں پر گوشت چڑھگیا - ان تمام مراتب تخلیق کے بعد ' اخر کار اسے بالکل ایک دوسري هی مخلوق بنا کر کھڑا کردیا - پس سبحان الله ! کیسی عجیب خدا کي قدرت و حکمت هے '

جسکي تخلیق بهتر سے بهتر اور احسن سے احسن تخلیق هے ! ! "

اختلاف نشو و ارتقا

پھر جسطرح مختلف طفولیتوں کا آغاز مختلف قسم کا هوتا هے ' اور نشو و نما اور رفتار عروج و ارتقاء کي حالت بھي یکساں نهیں هوتي - اسي طرح تحریک و دعوت کے نشو و ارتقا کي حالتوں میں بھي اختلاف هوتا هے - تم نے بعض بچوں کو دیکھا هوگا که ابتدا هي سے ضعیف و نزار هوتے هیں ' یا ذهن و قوی کی تیزي و حدت کا کوئي ظهور انکي بدو طفولیت میں نهیں هوتا -

---

(۱) توسم کے معنی فراست کے هیں - احادیث میں بھي آیا هے : ان لله تعالی عباداً ' یعرفون الناس بالتوسم (صفه)

برخلاف اسکے بعض بچے روز اول ہی سے اپنی ظاہری و باطنی قوتوں کی خبر دیدیتے ہیں - انکے جسم کی شگفتگی ' انکے اعضاء کی قوت ' انکے قد و قامت کا غیر معمولی اٹھان ' اور انکے ذہن و دماغ کے ما فوق العادۃ ظہور ایسے ہوتے ہیں ' جو انکے اقران و امثال سے انکو ممتاز و نمایاں کردیتے ہیں - جبکہ بہت سے بچے جھولے میں پڑے نقل و حرکت سے مجبور ہوتے ہیں ' تو ایک غیر معمولی استعداد ترقی رکھنے والا بچہ ہوتا ہے ' جو گھٹنوں کے بل صحن خانہ میں دوڑتا پھرتا ہے ' اور اگر ذرا سا بھی سہارا مل جاے ' تو اپنی قوۃ نمو کے جوش سے بے صبر ہوکر کھڑے ہوتے اور پانوں پانوں چلنے کے لیے طیار ہو جاتا ہے !

دعوت الہلال

(الہلال) صرف خبروں کے ایک ہفتہ وار اخبار اور دلچسپ مقالات و رسائل کے کسی مجموعے کا نام نہیں ہے ' بلکہ وہ ایک دعوت ہے ' جو قوم کو بلاتی ہے - اور ایک تحریک ہے ' جو جماعتوں میں انقلاب و تغیر دیکھنا چاہتی ہے - پس آج کہ اسکی عمر کا پہلا سال ختم ہوچکا ہے ' اور دوسرے سال میں قدم رکھ رہا ہے ' ضرور ہے کہ حیات انسانی کی اس تمثیل کو پیش نظر رکھکر ' اسپر ایک نظر ڈالی جاے کہ اسکی گذشتہ حالت کیسی رہی ' اور اسکا ماضی اپنے مستقبل کے لیے کن علائم و آثار کو نمایاں کرتا ہے ؟

خطۃ المجلہ

(الہلال) کو شائع ہوے کامل ایک سال کا زمانہ گذر گیا ' مگر آجتک اسکے " اغراض و مقاصد " کے عنوان سے کوئی مستقل مضمون نہیں لکھا گیا - نہ اسلیے کہ اس ضروری موضوع سے پہلو تہی کی گئی ' بلکہ اسلیے کہ آغاز اشاعت سے لیکر اس وقت تک ' اسکی ہر تحریر اور ہر چھوٹا سے چھوٹا نوٹ بھی اسطرح اسکے اغراض و مقاصد کا لسان حال اور ترجمان ضمیر تھا ' کہ کسی مستقل مضمون کی اسکے لیے ضرورت ہی نہ ہوئی - اس عرصے میں تقریباً ہر موضوع اور ہر رنگ کے مضامین اسمیں نکلے - اسکے مخصوص طرز کے مضامین کے علاوہ عام سیاسی حالات پر بحث کی گئی - واقعات و حوادث پر نظر ڈالی گئی - سوالات کے جواب دیے گئے ' خالص دینی اور خالص ادبی مقالات بھی شائع ہوے - شذرات کے کالم میں اسکا دائرۂ بحث عام تھا - مقالات افتتاحیہ میں عموماً کوئی سیاسی یا دینی مضمون ہوتا تھا ' یا قرآن حکیم اور تعلیمات اسلامیہ کے متعلق کوئی بحث ہوتی تھی - مقالات کے تحت میں تراجم اور اقتباسات ہوتے تھے ' یا کوئی مستقل عنوان بحث - کارزار طرابلس و بلقان میں پہنچکر معرکۂ قتال و جدال گرم ہوتا تھا ' اور جنگ کے کسی خاص منظر کے دکھلانے کی کوشش کی جاتی تھی - نامواران غزوۂ طرابلس و بلقان میں کسی خاص شخص کے حالات ہوتے تھے ' اور ان جذبات جانفروشی کی تعبیر و تبلیغ کی کوشش کی جاتی تھی ' جو صدیوں سے عالم اسلامی فراموش کرتا جاتا ہے - مذاکرۂ علمیہ کا باب بہت کم رہا ' تاہم دو چار مضمون شائع ہوسکے - اسئلۃ و اجوبتہا اور مراسلۂ و مناظرہ میں عام استفسارات کے جوابات ہوتے تھے ' اور یہ مختلف امور و مباحث سے تعلق رکھتے تھے - غور کیجیے تو ان میں سے ہر باب دوسرے باب سے اپنے موضوع و اطراف بحث میں مختلف ہوتا تھا ' اور مختلف قسم کی نظروں کی اسکے لیے ضرورت ہوتی تھی - تاہم احباب کرام اس سے متفق ہونگے کہ ان تمام مختلف خطہ ہاے بحث و نظر میں (الہلال) کا مقصد خاص ہر جگہ موجود تھا ' اور اسکی دعوت حقیقی اپنی اصلی صورت کے ساتھہ ہر صحبت میں بے نقاب ہوتی تھی - خواہ اولی میدان ہو ' لیکن اسنے اپنا ہاتھہ جس دلیل راہ کے ہاتھوں میں دیدیا تھا ' اس سے وہ ابھی علحدہ نہیں ہوتا تھا - و ذالك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ' واللہ ذو الفضل العظیم -

یک چراغیست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

اسکا مقصد وحید ہر جگہ نمایاں تھا ' اسکی آواز ہر گوشے سے اٹھہ رہی تھی ' اسکی صورت کسی حجاب سے بھی مستور و محجوب نہیں ہوسکتی تھی - وہ کوئی انسانی جمال عام و تعقل نہ تھا ' جسپر کوئی انسانی ہاتھہ پردہ ڈال سکتا - وہ تعلیم الہی کے نور مبین کا تجلی گاہ تھا ' اسلیے اسکی شعاعیں آہنی دیواروں سے بھی مستور نہیں ہوسکتی تہیں : افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ ' فویل للقاسیۃ قلوبہم عن ذکر اللہ -

صراط مستقیم

اس نے روز اول ہی سے اپنے لیے صرف ایک راہ اختیار کرلی ہے - پس اسکو اپنے اغراض و مقاصد کیلیے کسی لمبی چوڑی فہرست کی ضرورت نہ تھی ' جیسی کہ بہت سے لوگوں کو ہوا کرتی ہے - وہ " علمی ' تمدنی ' اخلاقی ' سیاسی ' ادبی ' اصلاحی ' وکذا وکذا " کو اپنے لوح پر لکھوانے کی ضرورت نہیں سمجھتا تھا - اس نے الہلال کی لوح کی جگہ صرف اپنے لوح دل پر ایک ہی مقصد لکھہ لیا تھا ' یعنے " دعوۃ الی القرآن " یا " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " اور یہ ایک ایسا چراغ ہدایت اسے میسر آگیا تھا ' جس سے اصلاح و دعوت کی ہر شاخ کو وہ روشن کرسکتا تھا - پس اسکے لیے " تمدن ' معاشرت ' علم ' اخلاق ' اور سیاست " کے الفاظ بالکل بیکار تھے - کیونکہ اسکے پاس وہ تھا ' جس سے وہ اپنے عقیدے میں سب کچھہ حاصل کرسکتا ہے - پر جنکے پاس وہ نہیں ہے ' انہیں گھر گھر کی ٹھوکریں کھانی اور دروازے دروازے دریوزہ گری کرنی پڑتی ہے ! : و من لم یجعل اللہ لہ نوراً ' فما لہ من نور ؟

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

بارہا گفتہ ام و بار دگر می گویم

آپ تکرار بیان سے مکدر نہوں کہ اعلان صداقت میں کبھی بھی ندرت نہیں ہوتی ' بلکہ صرف تکرار و اعادہ ہی ہوتا ہے - جو چیز نئی ہے ' اسکی جدت سے لطف اٹھائیے ' لیکن صداقت جو ایک ہی ہے ' اور ہمیشہ سے ہے ' اسکے اعلان و دعوت میں جدت و ندرت کہاں سے آئیگی ؟ سوا اسکے کہ بار بار دہرائی جاے ' اور ایک ہی بیج کی مختلف موسموں میں بار بار تخم ریزی ہو - شاید کسی وقت زمین اسے قبول کرلے اور برگ و بار و شجر و اثمار سے مالا مال ہوجاے :

ما طفل کم سواد و سبق قصہ ہاے درست
صد بار خواندہ و دگر از سر گرفتہ ایم

قرآن کریم میں ایک ہی بات کا بار بار اعادہ کیا گیا ہے - اسکی علت پر تدبر کیجیے کہ کیا تھی ؟ فرمایا کہ :

أنظر کیف نصرف الآیات لعلہم یفقہون (۱۶ :)	" دیکھو ' ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح پھیر پھیر کر مختلف صورتوں اور مختلف اطراف و نتائج کے ساتھہ بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں اور عقل و بصیرت حاصل کریں - "

فضل الہی نے روز اول ہی سے اس عاجز کی زبان پر " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کا لفظ جاری کردیا ہے ' ولوکرہ

المنافقون المفسدون ' و الملحدون المارقون - و یابی اللہ الا ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون -

یہ کاروبار الہیہ کا وہ مقصد وحید ھے کہ دنیا میں شریعتوں کا ظہور اسی لیے ھوا ' انکے متبعین اور ایمۂ و خلفا کی زندگیاں اسی غرض سے مقدس کي گئیں' صداقتوں کے علم اسی کے اعلان کیلیے لہراے ' تاریکیوں میں روشنی کے منارے اسی کے واسطے ظلمت رباے عالم ھوے ' اور حق و ھدایت کے معبد جب کبھی تعمیر ھوے تو اسی کے نام پر پکارے گئے ۔

یہ ایک تلوار ھے ' جسکو اللہ کا ھاتھہ چمکاتا ھے ' تاکہ شیطان اور اسکی فوجوں کو خاک و خون میں لوٹاے - یہ ایک علم حقانیت ھے ' جو اللہ کے مخفی ھاتھوںسے بلند ھوتا ھے ' تاکہ شیطان آباد ضلالت میں اللہ کي حکومت کا اعلان کردے - یہ نصرت و فتح مندي کي ایک جنود مخفی ھے ' جسکو خدا اپنے بندوں کے تابع کردیتا ھے ' تاکہ وہ ضلالت و مفاسد کے شیاطین سے حرب و قتال کریں ' اور انکی پھیلائی ھوئی خباثت سے اسکی زمین کو پاک کردیں - یہ شہنشاھوں کی سی عظمتوں اور ملکوں اور قوموں کی سی طاقتوں کا ظہور ھوتا ھے ' تاکہ جو پرستاران ابلیس اللہ کی جلال صداقت کی تحقیر کرتے ھیں ' انکو اللہ کي عزت کي خاطر ذلیل و رسوا کرے ' انکے مغرور سروں کو اپني جبروت حق و صداقت کے پانوں سے ٹھوکر مارے اور ظالمانہ روندے ' انکے غلیظ و تاریک سینوں کو اعلان و ارشاد کے نیزہ ھاے بے اماں سے چھلني کردے ' انکے دعوا ھاے باطلہ و اعلانات کاذبہ کي بڑي بڑي عمارتوں کو ' جنکي بنیادیں شیطان کے ھاتھوںسے محکم ' اور جنکي محرابیں ارواح خبیثہ کي پرواز سے بلند کي گئي ھیں ' یکسر مسمار و منہدم کردے -

انساني استبداد و استعباد کے وہ مہیب بت ' جنھوں نے اپني غلامي کي زنجیروںسے خدا کے بندوں کو جکڑ دیا ھے ' اور جنکي قوۃ شیطانیہ کے مظاھر کبھی حکومتوں کے جبر و تسلط کی صورت میں ' کبھي دولت و مال اور عز و جاہ کے غرور میں ' کبھي جماعتوں کي حکمراني اور رھنمائي کے ادعا میں ' اور کبھي علم و فضل اور زھد و تقوی کے گھمنڈ میں ' غرضکہ مختلف شکلوں اور مختلف ناموں سے اللہ کے بندوں کو اللہ سے چھیننا چاھتے ھیں ' در حقیقت ارض الہي پر طغیان و فساد کا اصلي منبع ' اور شر و فتن کا حقیقي سرچشمہ ھیں - پس خدا ' جو صداقت کي پرورش کرنے والا ' اور باطل کو اسکي مرادوں میں ناکامي بخشنے والا ھے ' کبھي بھي اپنے قدرت کي نیرنگیاں دکھلانے سے غافل نہیں ھوتا - وہ اعلان حق اور قیام امر کیلیے ھمیشہ ایک یکساں اور غیر متغیر قانون کے ماتحت صداقتوں کو ظاھر کرتا ' اور اسکے ذکر کو اپنی عظمت و جبروت سے علو و رفعت بخشتا ھے - تا حق و باطل میں معرکۂ قتال گرم ھو - جنود الہي اور جنود شیطاني باھم صف آرا ھوں - تلواریں چلیں ' اور نیزوں کے سرے دل و جگر میں اتریں - بالاخر جب حوصلے نکل جالیں ' ھمتیں ختم ھوجائیں ' غرور اور گھمنڈ کی حسرتیں ایک ایک کرکے پوري ھو رھیں ' اور انسان اپني ساري طاقت کو آزمالے ' تو پھر بالاخر جس طرح کہ ھمیشہ ھوا ھے قدرت الہي کو فتح ھو ' امر بالمعروف کي چھني ھوئي حکومت پھر واپس آجاے ' اور یہ نصرت عظیم اور فتح المبین حق و صداقت کیلیے ایک کھلي ھوئي نشاني ھو :

و لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین - انھم لھم المنصورون و ان جندنا لھم الغالبون (۳۸ : ۱۷۱)

" اور ھم نے اپنے جن بندوں کو ارشاد و ھدایت کیلیے لوگوں کي طرف بھیجا ' انکي نسبت پہلے ھي دن سے ھمنے کہدیا ھے کہ ھماري تائید و نصرت سے یقیناً وھي فتح یاب و مظفر ھونے والے ھیں ' اور بیشک ھماري ھي فوج سب پر غالب آکر رھیگي "

ظہور و ورود !!

شریعت الہی ایک ھے ' اور صداقت کے بہت سے نام ھوں ' مگر اسکا وجود ایک سے زائد نہیں - و للہ در ما قال :

عباراتنا شتی و حسنک واحد
و کل الی ذاک الجمال یشیر !

پس صداقتوں کا ظہور ھمیشہ یکساں ھوا ھے ' اور خواہ وہ کسی نام سے ظاھر ھوي ھوں ' مگر اسی امر بالمعروف کي حقیقت میں داخل ھیں - حضرت ابراھیم نے کلدانیوں کا بت خانہ توڑا ' مگر حضرت موسی نے فرعون کي شخصي حکمراني کے ظلم و استبداد کا بت اور بني اسرائیل کي غلامي کي زنجیریں توڑیں -

پس چونکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر بھي ایک حقیقت ھے ' جو حقائق نبوت سے ماخوذ اور اسي کے فیضان جاری کا اقتباس ھے ' اسلیے اسکے متبعین کي سنت بھي ھمیشہ ایسي ھي رھي ھے ' اور ھمیشہ ایسي ھي رھیگي - وہ ھر باطل پرستی کا استیصال کرنا چاھتي ھے ' جو مرضات الہیہ کے خلاف ھو ' خواہ اسکا نام دنیا نے سیاست رکھا ھو ' خواہ مذھب ' اور خواہ تم اسکو اخلاقی اباطیل سے موسوم کرو خواہ تمدني سے ' مگر جب کسی تاریکی کے مقابلے میں روشنی چمکے ' جب گمراھیوں کی رات کے بعد صداء ھدایت کا آفتاب طلوع ھو ' اور جب شیطان کی خوشیوں کی جگہ خداے رحمان کی خوشیوں کی پکار ھو ' تو تم یقین کرو کہ وہ صداقت ' جو ھمیشہ آیا کرتی تھی ' آگئی - وہ جمال ھدایت و سعادت ' جس نے سخت سی سخت تاریکیوں میں اپنے چہرۂ منور کو بے نقاب کیا تھا ' اب پھر نظارہ گیاں حقیقت کیلیے بے نقاب ھوگیا ' اور خداے قدوس و قیوم نے " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کی سنت مرسلین و صدیقین کو پھر از سر نو زندہ کردیا : و من یطع اللہ و الرسول ' فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھداء و الصالحین ' و حسن اولائک رفیقا (۴ : ۷۱)

اطـــلاع

دفتر الہلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ ھنڈ ملسکتي ھیں -

ھر چیز دفتر اپني ذمہ داري پر دیگا -

سردست بعض مشینیں فروخت کیلیے موجود ھیں :-

(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز ' پین کي مشین ' جو بہترین اور قدیمي کارخانہ ھے - اس مشین پر صرف دو ڈھائي سال تک معمولي کام ھوا ھے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ھیں -

ابتدا سے الھـلال اسي مشین پر چھپتا ھے - دو ھارس پاور کے موٹر میں سولہ سو في کھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتي ھے -

چونکہ ھم اسکي جگہ بڑے سائز کي مشینیں لے چکے ھیں - اسلیے الگ کر دینا چاھتے ھیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پانوں سے بھي چلائي جاسکتي ھے ڈیمائي فولیو سائز کي - اس پر ھاف ٹون تصاویر کے علاوہ ھر کام جلد اور بہتر ھوسکتا ھے -

قیمت بذریعہ خط و کتابت طے ھوسکتي ھے - جو صاحب لینا چاھیں ' وہ مطمئن رھیں کہ ھم اپني ذاتي ضمانت پر انھیں مشین دیدیگے ' اور اپنے اخلاقي وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاھتے -

منیجر الھـلال پریس

احرار اسلام

الحریة في الاسلام

نظام حکومة اسلامیه

و امرهم شوری بینهم (۴۲ : ۳۶)

(۲)

جبله بن ایهم الغساني

جبله بن ایهم غساني ایک عیسائي شاهزادے نے عهد فاروقي میں اسلام قبول کیا تها - طواف کعبه کے موقع پر اوسکي چادر کا ایک گوشه ایک شخص کے پانوں کے نیچے آگیا - جبله نے اوسکے منهه پر ایک تهپڑ کهینچ مارا - اسنے بهی برابر کا جواب دیا - جبله غصه سے بیتاب هوگیا اور حضرت عمر کے پاس آکر شکایت کي - آپنے سنکر کہا که تم نے جیسا کیا تها ' ویسی هی اوسکي سزا بهي پالی - اسنے کہا:

" همارے ساتهه کوئي گستاخي کرے تو اوسکي سزا قتل هے "

مگر حضرت عمر نے فرمایا :

" هاں ' جاهلیت میں ایسا هي تها ' لیکن اسلام نے شریف و ذلیل اور پست و بلند کو ایک کردیا "

جبله اس ضد میں پهر عیسائی هوگیا اور روم بهاگ گیا ' لیکن خلیفۂ اسلام نے مساوات اسلامي کي قانون شکني گوارہ نکي -

خود آنحضرت کا اسوۂ حسنه

مساوات قانونی کو چهوڑ کر اسلام کي عام طرز مساوات پر غور کرنا چاهیے - انحضرت تمام مسلمانوں کے آقا اور سردار تھے ' تا هم آپ نے عام مسلمانوں سے اپنے لیے - کبهي کوئي زیادہ امتیاز نہیں چاها -

ایک سفر میں کهانا پکانے کیلیے صحابه نے کام تقسیم کر لیے ' تو جنگل سے لکڑیاں لانیکي خدمت سرور کائنات نے خود اپنے ذمه لی !

حضرت انس دس برس خدمت نبوي میں رهے - لیکن ارنکا بیان هے که اس مدت طویل میں میں نے جتني خدمت آپکي کي ' اوس سے زیادہ آپ نے میري کي - مساوات کا یه عالم تها که " ما قال لي في شي لما فعلت ؟ " یعني تحکمانه کام لینا یا جهڑکي دینا تو بڑي بات هے ' کبهي آپنے اتنا بهي نه کہا که فلاں کام یوں سے یوں کیوں کیا ؟

غلام اور آقا

ایک صحابی نے اپنے غلام کو مارا تو آپ نے فرمایا :

" یه تمهارے بهائی هیں ' جنکو خدا نے تمهارے هاتهه میں دیا هے - جو خود کهاؤ - وہ انکو کهلاؤ ' جو خود پهنو ' وہ انکو پهناؤ "

اسلام نے نہایت شدت کے ساتهه اس سے روکا که کوئي انسان کسی دوسرے انسان کو ' خواہ وہ کیسا هي ادنی درجه کا کیوں نه سمجها جاتا هو ' " غلام " اور " باندي " کہے ' کیونکه سب خدا هی کے غلام هیں - اسی طرح غلاموں کو فرمایا که اپنے مربیوں کو آقا نه کهیں که مساوات اسلامی میں اس سے فرق آتا هے -

ایک بار ایک صحابی نے آنحضرت کو ان الفاظ سے خطاب کیا که " اے آقاے من " آپ نے فرمایا : " مجهکو آقا نه کهو - آقا تو ایک هی هے ' یعنی خدا "

صحابه کا طرز عمل

خلفاے راشدین جو تعلیم اسلامی کے زندہ پیکر تهے ' ارنکا بهی همیشه یهی طرز عمل رها - حضرت عمر اور انکا غلام سفر بیت المقدس میں باري باری سے سوار هوتے تهے - بیت المقدس کے جب قریب پهونچے تو غلام کی باري تهی - غلام نے عرض کیا که آپ سوار هوں که شهر نزدیک آگیا - آپ نے نمانا ' اور آخر خلیفۂ اسلام بیت المقدس میں اسطرح داخل هوا که اوسکے هاتهه میں اونٹ کي مهار تهی ' اور اونٹ پر اسکا غلام سوار تها ! ! حالانکه یه وہ وقت تها ' جبکه تمام شهر خلیفۂ اسلام کی شان و عظمت کا تماشا دیکهنے کیلیے امنڈ آیا تها - یه واقعه مشهور هے - تفصیل کی ضرورت نهیں -

واقعۂ اجنادین میں رومي سپه سالار نے ایک جاسوس مسلمانوں کے دریافت حال کیلیے معسکر اسلام میں بهیجا - جاسوس اسلام کے ان سچے نمونوں کو دیکهکر جب واپس آیا ' تو رومي سپه سالار سے ایک تحیر کے عالم میں بول اٹها :

هم با للیل رهبان	یه لوگ راتوں کو استغراق عبادت میں
و با النهار فرسان -	راهب هوتے هیں مگر دن کو شهسوار - اگر
لو سرق ابن ملکهم	انکا شاهزادہ بهي چوري کرے تو هاتهه
قطعوہ ' و اذا	کاٹ ڈالیں ' اور اگر زنا کرے تو اسے بهی
زني رجموہ	رجم کریں

خصائص مسلم کی یه اصلی تصویر تهی !

مساوات قانوني کي ایک مثال وحید

قبیلۂ مخزوم کي ایک عورت چوري میں ماخوذ هوئي - قریش نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سفارش کرنے کیلیے حضرت اسامه کو آمادہ کیا ' جنکو آپ بهت عزیز رکهتے تهے - لیکن جب اس واقعه کے متعلق اسامه نے آپ سے سفارش کي تو آپنے لوگوں کو جمع کرکے فرمایا :

انما اهلک الذین	اے لوگو ! تم سے پہلے قومیں اسلیے هلاک
قبلکم ' انهم کانوا اذا	کي گئیں که جب ان میں سے کوئي
سرق فیهم الشریف '	بڑا آدمي چوري کرتا تها (چوري کا
ترکوہ ' و اذا سرق فیهم	ذکر صرف خصوصیت واقعه کي بنا پر هے
الوضیع ' اقاموا علیه	ورنه اس سے مراد عام جرائم هیں)
الحد وہ - ایم الله ' لو ان	تو لوگ اوسکو چهوڑ دیتے تهے ' پهر جب

فاطمة بنت محمد سرقت، لقطعت يدها (بخاري الشفاعة في الحدود)	کوئی عام آدمی چوری کرتا تو اوسکو سزا دیتے - لیکن خدا کی قسم، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بہی چوری کرتی تو اوسکے ھاتھہ بہی ضرور کاٹے جاتے -

یہ ہے اسلام کی فرماں روائی کی اصلی تصویر، اور یہ ہے وہ مساوات کی حقیقی تعلیم، جسکے ساتھہ اعمال نبوت کا اسوۂ حسنہ بھی پیش کردیا گیا تھا - یہ سچ ہے کہ انقلاب فرانس نے یورپ کو استبداد و تسلط اور امتیاز افراد سے نجات دلائی، اور اس نے معلوم کیا کہ ہر انسان بلحاظ انسان ہونے کے انسان ہے، اگرچہ وہ سرپر تاج، اور ھاتھہ میں عصاء حکومت رکھتا ہو - لیکن با ایں ہمہ آج بھی، جبکہ تمام یورپ سے شخصی فرماں روائی کا جنازہ اوٹھہ چکا ہے، جبکہ قانون کی عزت سب سے بالا تر سمجھی جاتی ہے، جبکہ مساوات و ازادی کے غلغلوں سے اسکا گوشہ گوشہ گونج رہا ہے ایک نظیر بھی ایسی پیش کی جا سکتی ہے، جسمیں فرماں روائے وقت نے ایسے صاف اور سچے لفظوں میں مساوات انسانی کا اعلان کیا ہو، اور خود اپنے اوپر اسکا نمونہ پیش کرنے کیلیے آمادہ ہو؟

انگلستان میں پادشاہ قانون کا تابع بیان کیا جاتا ہے، اور امریکہ و فرانس میں پریسیڈنت ایک عارضی مشورہ فرماے حکومت سے زیادہ نہیں، لیکن اگر واقعات و نظائر کے جمع کرنے پر متوجہ ہوں تو صدھا واقعات پیش کیے جا سکتے ہیں، جنسے ثابت ہوتا ہے کہ قانون نے اس دور مدنیۃ و آزادی میں بھی اعلے و ادنی اور بادشاہ و رعایا کا ویسا ھی فرق قائم رکھا ہے، جیسا کہ ہندوستان میں (منو) کے زمانے میں تھا، یا دور مظلمہ کی ان انسانی پرستش گاھوں کے عہد میں، جس کو آج تاریخ لعنت و نفریں کے ساتھہ یاد کرتی ہے!

ہم کو یورپ کی ان عدالتوں کا نشان دو، جہاں پادشاہ وقت ایک معمولی فرد رعایا کے دعوے کی جواب دھی کیلیے آکر کھڑا ہو، کیونکہ ہم نہ صرف مدینے کی اس سادہ عدالت کدہ مسجد ھی میں، بلکہ دمشق اور بغداد کے پر شوکت عدالت خانوں میں بھی ایسا ھی دیکھہ رہے ہیں - ہمکو وہ قانون بتلاؤ جس نے چوری کی سزا سپاھی کے لڑکے کی طرح، پادشاہ کی لڑکی کو بھی دینی چاھی ہو، کیونکہ عرب کے اس قدوس پادشاہ کا اعلان ہم پڑھہ رہے ہیں، جو پادشاہتوں کو مٹانے کیلیے آیا تھا -

کیا آج بھی قانون عملاً ادنی و اعلی میں تمیز نہیں کرتا؟ کیا کل کی بات نہیں ہے کہ انگلستان میں ایک مدعی کے جواب میں پارلیمنٹ نے اعلان کردیا تھا کہ پادشاہ عدالت میں حاضر نہیں ہوسکتا؟ اور نہ کوئی اعلی سے اعلی عدالت اسکے نام سمن جاری کرسکتی ہے؟ یہ اعلان ھی نہیں ہے بلکہ قانون ہے، کیونکہ قانون نے با ایں ہمہ ادعاء مساوات، پادشاہ کو عدالت کی حاضری سے بری اور مستثنی کردیا ہے!!

صدیوں کی جد و جہد کے بعد دنیا کا آج حاصل حریت اس سے زیادہ نہیں، پھر وہ دعوت کیسی مقدس و محترم، اور وہ مویَّد من اللہ ہاتھہ کیسا عظیم و جلیل تھا، جس نے چھٹی صدی کی تاریکی میں حقیقی حریت و مساوات انسانی کا چراغ روشن کیا، اور اعلان کردیا کہ:

"لو ان فاطمة بنت محمد سرقت، لقطعت يدها"!

صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم!

خلیفۂ اول کا اعلان

اور مساوات کا تخیل عمومی

حضرت ابو بکر نے خلافت کی جو پہلی تقریر کی تھی، اوسکے حسب ذیل فقرے پڑھو:

وان اقواكم عندي الضعيف حتى اخذ له بحقه، وان اضعفكم عندي القوي حتى آخذ منه الحق (ابن سعد ج ۳ ص ۱۲۹)	تم میں جو قوی ہے وہ میرے نزدیک ضعیف ہے، یہاں تک کہ میں اوس سے حق وصول کروں - اور جو ضعیف ہے وہ قوی ہے، تا آنکہ میں اوسکو اوسکا حق نہ دلوا دوں -

اس مساوات کی تعلیم نے پیروان اسلام کے قلب و دماغ کو حریت و مساوات کے تخیل سے لبریز کردیا تھا - فارس کی لڑائی میں جب مغیرہ بن شعبہ ایرانی سپہ سالار کے پاس سفیر بنکر گئے، اور تخت پر اس کے برابر بیٹھہ گئے، تو درباریوں نے یہ سوء ادب دیکھکر تخت سے اتار دیا تھا - اسپر اونکے منہ سے کس بیساختگی کے ساتھہ یہ الفاظ نکلے ہیں:

انا نحن معشر العرب لا يتعبد بعضاً بعضاً (طبري ص: ۱۰۸)	ہم مسلمانوں میں تو ایک دوسرے کو غلام سمجھنے کا دستور نہیں ہے، یہ تمہارا کیا حال ہے؟

امتداد زمانہ نے خصوصیات اسلام بہت کچھہ مٹادیے تاہم اس واقعہ سے کون انکار کرسکتا ہے کہ آج بھی مہذب ترین ممالک میں سیاہ و سپید قومیں اپنی عبادت گاھوں میں ایک دوسرے کے ساتھہ صف میں نہیں بیٹھہ سکتیں، لیکن مساجد اسلامیہ میں ایک ادنی ترین مسلمان ایک امیر الامرا بلکہ شاہ افغانستان کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہوتا ہے، اور کوئی اوسکو اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکتا - کیا ان تعلیمات و واقعات کے بعد بھی کہا جا سکتا ہے کہ اسلام میں مساوات نہیں؟ اور اس بارے میں وہ آج یورپ سے درس حریت لینے کا محتاج ہے؟

نظام جمہوری کا تیسرا رکن:

امام یا خلیفہ کا تقرر انتخاب عام سے ہو، اور دوسروں پر حقوق میں اوسکو کوئی ترجیح نہو -

اس مبحث کو ہم دو حصوں میں بیان کرینگے:

(۱) تاریخ شاہد ہے کہ خلفاے راشدین میں سے کسی کا تقرر بحق وراثت یا باستبداد راے نہیں ہوا بلکہ مجمع عام میں مہاجرین و انصار کی کثرت راے سے (جو بمنزلۂ ارکان خاص تہے) اور عام مسلمانوں کے قبول سے ہوا (جو بمنزلۂ ارکان عام تہے) - حضرت ابو بکر کا انتخاب نشستگاہ بنو ساعدہ میں حضرت عمر کی تحریک، مہاجرین و انصار کی تائید، اور عامۂ مسلمین کی پسندیدگی سے ہوا - حضرت عمر کا انتخاب حضرت ابو بکر کی تحریک، مہاجرین و انصار و عامۂ مسلمین کی تائید و قبول سے ہوا - حضرت عثمان کو عبد الرحمن بن عوف وغیرہ کی ایک مجلس نیابی کے انتخاب اور عام اہل مدینہ کے مشورہ سے خلیفہ بنایا گیا - اسی طرح حضرت امیر اہل مصر و اہل مدینہ کی تجویز و قبول سے خلیفہ منتخب ہوئے -

حضرت عمر نے تو صاف فرما دیا "لا خلافة الا عن مشورة" (کنز العمال ج ۳ ص ۱۲۹) یعنی خلافت صرف عام مشورہ سے طے ہو سکتی ہے، شریعت میں اسکے تعین کا اور کوئی ذریعہ نہیں -

واقعۂ تحکیم میں حضرت امیر علیہ السلام اور امیر معاویہ کی معزولی میں بھی قوم ھی کی راے سے مدد لینی پڑی، کو

اسمیں امیر معاویه کے نائب نے مکر و خدع سے کام لیا تھا، اور قوم کو دھوکا دینا چاھا تھا -

حضـــرت امیر کي تصــــریح

امیر معاویه نے حضرت علیه امیر السلام کو لکھا تھا که تمکو خلیفه کس نے بنایا ؟ حضرت جواب میں فرماتے هیں :

انه بایعنی القوم الذین بایعوا ابا بکر و عمـــر و عثمان، وعلي ما بایعوهم علیه، فلـم یکن للشاهد ان یختار، ولا للغائب ان یرد - و انما الشــــوری للمهـــاجرین والانصـــار فان اجتمعوا علی رجل و سموه اماماً، کان ذلك رضی، فـــان خرج من امر هم خارج بطعـــــن او بدعة ردوه الی مـــا خرج منه، فان ابی قاتلوه علـی اتبـــاعـــه غیـــــر سبیـــــل المــــــومنین - (نـــهـــج البــلاغــه ج - ۲ - ص - ۷ - مصر)

جس قوم نے ابوبکر و عمر و عثمان کی بیعــت کي تھی، اور جن شرائط پر بیعت کی تھي، اوسی نے، اونھی شرائط پر میري بھی بیعت کي - جو مجلس انتخاب میں موجود هو اوسکو حق نهیں که اپنی راے پر اڑا رهے، اور جو غیر حاضر هو اوسکـو حق نهیں که اپنی غیر حاضري کی بنا پر انتخاب عام کو رد کردے - حق مشورہ مهاجرین و انصار کو هے، اگر وہ کسی ایک شخص پر متفق الراے هوجائیں اور اسکو امام مقرر کردیں تو یه اونکی رضاے عام پر دال هے، پس اگر کوئی اونکی متفق علیه راے سے کسي طعن یا بدعت کے سبب سے علحدہ هو تو اونپر واجب هوگا که جس سے وہ علحدہ هوا اوسکے قبول پر مجبور کیا جاے ۰ اگر وہ اب بھی نمانے تو اجماع راے مسلمین کي مخالفت کي بنا پر اوس سے جنــگ کریں "

حقیقت یه هے که جناب امیر نے ان چند فقروں میں انتخاب خلافت و جمهوریت کے تمام ارکان کی بهترین تفصیل کردی هے، اور ایسی تفصیل، جس سے بهتر تفصیل آج بھی نهیں هو سکتی -

یزید کي خلافت سے انکار

امیر معاویه کے عامل نے جب یزید کي نسبت مدینے میں خطبه پڑھا اور کہا که خلافت کیلیے امیر المومنین یزید حسب سنت اسلام خلیفه هوتے هیں، تو فوراً ایک مسلمان نے کھڑے هوکر علانیه کهدیا که تم جھوٹے هو- اسلام سے اس استبداد اور وراثت کو کیا تعلق ؟ یوں کهو که وہ شاهان روم و فارس کیطرح پادشاہ هوتا هے ! یه واقعه تمام تاریخوں میں موجود اور مشهور هے -

اس واقعه سے معلوم هوتا هے که کسي رئیس کا تقرر اگر بشکل انتخاب نهو تو وہ مسلمانوں کے نزدیک امام اسلام نهیں هو سکتا تھا، بلکه قیصر و کسراے اسلام سمجھا جاتا تھا - آنحضرت نے اپني مشهور حدیث میں اسي قسم کي حکومت کو " ملـــک عضوض " فرمایا هے - اسي لیے حضرت عمر نے انتقال کے وقت اعلان فرما دیا که میرے بیٹے عبد الله کا خلافت میں کوئي حصه نهیں -

بنـــو امیـه

خلافت راشده کے بعد بنو امیه کا دور فتن و بدعات شروع هوتا هے، جنھوں نے نظام حکومت اسلامي کی بنیادیں متزلزل کردیں - تاهم جب اونھی میں قامع بدعت، محیي السنة، حضرت عمر بن عبد العزیز پیدا هوے، تو گو حسب سنت " ملک عضوض " سلیمان بن عبد الملك نے انهیں اپنا جانشیں مقرر کردیا تھا، تاهم چونکه از روے شریعت اسلام کسي امام کے نصب کے لیے اسقدر کافی نه تھا، اسلیے انھوں نے مسجد عـام میں فرما دیا : مسلمانو ! چونکه از روے اسلام تمهارے انتخاب عام سے میرا تعین نهیں هوا، اسلیے میں خلیفه نهیں هوں - تمهیں حق هے که میرے سوا کسی اور کا انتخاب کرلو - انکے اصل الفاظ یه تھے :

ایها الناس انی ابتلیت بـهذا الامر مـــــن غیر رای منی ولا طلبة ولا مشورة من المسلمین، و انی قد خلعت ما فی اعناقکم من بیعـتی، فاختاروا لانفسکم غیری -

لوگو ! میں اپنی راے اور خواهش اور مسلمانوں کے عام مشورہ کے بغیر امارت کے عذاب میں مبتـلا هوگیا هوں، اسلیے میں تمکـو اپنی بیعت کے بار سے سبکدوش کردیتا هوں - اب تم اپني راے میں بالکل مختار هو ۰ میرے سوا جسکو چاهو اپنا امام بنالو ۰

طریق بیعت بقیهٔ شوریٰ هے

جسطرح ارتقاے انساني کے بعد بھي گذشته اعضاے اثریه کا وجود باقي رہ گیا هے، بعینه اسیطرح گو بعد کي اسلامی حکومتوں سے خصوصیات حکومت اسلامیه ایک ایک کرکے رخصت هوگئیں، تاهم گذشته طرز حکومت کے بعض اعضاے اثریه کا وجود اب تک باقي هے ۰ میري مراد اوس سے " بیعت " هے ۰ بیعت کے یهه معنے هیں که تمام افراد ملک اپنے اپنے حکام شهر کے دربار میں جمع هوکر بادشاه کي حکومت تسلیم کرلینے کا اقرار کریں، اور دار الحکومت میں بھي عهده داران کبار مثلاً وزرا، سرداران فوج، قضاة، اُمرا و حکام، اور اعیان بلد، بادشاه کے حضور میں آکر اعتراف حکومت و وعدهٔ اطاعت کریں - دولت امویه، دولت عباسیه، اور تمام اسلامي سلطنتوں میں همیشه اسپر عمل رها - هندوستان کي دولة مغلیه کي تاریخ اسپر شاهد هے - اور ترکی میں هر نئے سلطان کی تخت نشینی کے بعد اولین دربار بیعت کا هوتا هے -

فقها و متکلمین

فقها و متکلمین اسلام نے " امامت و حکومت " کي جو شرطیں قرار دي هیں، اُن سے بھي مسئله " انتخاب امام " پر روشني پڑتي هے - گو اُنھوں نے جو کچھه لکھا هے وہ صرف حضرت ابوبکر و عمر کے طریق انتخاب کو اصول قرار دیکر لکھا هے، تاهم انتخاب اور شوریٰ کو اصول اسلامی تسلیم کرتے هیں -

قاضي " ماوردي " المتوفي سنه ۴۰۵ لکھتے هیں :

الامامــة تنعــقد بوجهین : احدهما باختیار اهل الحل و العقد، و الثـانی بعهـد الامـام من قبل ۰ (الاحکام السلطانیه ص - ۵ - مصر)

خـلافت چند طریقوں سے منعقد هوتی هے : ایـک تـو ملـک کے اهل الراے اشخاص کے انتخاب سے، دوســرے اس سے که امام سابق خود کسی کا نام متعین کردے -

علامه " تفتازانی " شرح مقاصد میں لکھتے هیں :

و تنعقد الامامة بطرق : احدهما بیعة اهل الحل و العقد من العلماء و الرؤساء و وجوہ الناس - (بحث امامت)

خلافت چند طریقوں سے منعقد هوتی هے : ایک یه که معززین قوم، رؤسا، اور علما وغیرہ اهل الراے اشخاص بیعت کریں -

سید سند اور قاضی عضد الدین مواقف و شرح مواقف میں، جو عقائد اهل سنت کی موثق ترین تصنیف هے، لکھتے هیں :

وانها (الامامة) تثبت بالنص من الرسول و من الامام السابق بالاجماع و تثبت ایضاً ببیعة اهل الحل و العقد عند اهل السـنـة و الجماعة و المعتزلة و الصالحیة من الـزیدیـة (ص ۶۰۶)

خلافت، رسول اور امام سابق کی تعیین سے اجماعاً، اور اهل حل و عقد ملک کی بیعت سے منعقد هوتی هے، اهل سنت و جماعت، معتزلـه، اور صالحیهٔ زیدیـه کے نزدیک ایسا هی هے

دوسری جگہ اسی کتاب میں مذکور ہے :

ولامة خلع الامام و عزله بسبب یوجبه مثل ان یوجد منه مایوجب اختلال احوال المسلمین وانتکاس امور الدین کما کان لهم نصبه و اقامة لا نتظامها و اعلائها وان ادی خلعه الی الفتنة احتمل ادنی المضرتین (ص-۲۰۷)

" قوم کو حق حاصل ہے کہ کسی سبب سے خلیفہ کو معزول کرا دے - مثلاً اس سبب سے کہ مسلمانوں کے حالات اور امور دین کے انتظامات و تدابیر اوسکے باعث خلل پذیر ہو جائیں ' جسطرح کہ اوسکو خلیفے کے تقرر و انتخاب کا حق امور اسلامیہ کے انتظام و ترقی کیلیے تھا ' اسی طرح معزولی کا بھی ہے - اور اوسکی معزولی سے فتنہ برپا ہو تو پھر معزولی اور خلل احوال مسلمین ' ان دونوں میں سے جسکا ضرر کم ہو ' اوسکو برداشت کرلیا جائیگا "

عام کتب عقائد موجودہ
اور نظام حکومۃ اسلامیہ

یہ موقعہ نہیں کہ ان تصریحات متکلمین و اصحاب عقائد کی نسبت زیادہ بحث کی جاے ' تاہم چند اشارات ضروری ہیں :

(۱) کتب کلام و عقائد میں اصل اصول شوری ' و اجماع امت ' و انتخاب امام ' و عدم تشخص و تعین شخصی کو صاف طور پر لکھا ہے ' اور گو اس سے انکا مقصد نظام حکومۃ اسلامیہ کی تعبیر نہ تھا بلکہ زیادہ تر فوبقانہ بحث و جدل ' اور خلافۃ راشدہ کا اثبات ' تاہم اصول مشورہ و جمہوریت کے اکثر مباحث اسکے ضمن میں آگئے -

لیکن اسمیں شک نہیں کہ جس اہمیت و وسعت کے ساتھہ اس مسئلے کو کتب عقائد و کلام بل جمیع مدونات اسلامیہ میں ہونا چاہیے تھا ' اور ایک ایسے اصولی اور بنیادی مسئلہ کیلیے جس توجہ و اعتنا کی ضرورت تھی ' اگر اسکو پیش نظر رکھیے ' تو نہایت درد و افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ جو کچھہ لکھا گیا وہ کافی نہیں ' اور جس نظر اہمیت کا وہ مستحق تھا ' اس نظر سے عام طور پر ائمۂ اسفار و اساطین قوم نے اسے نہ دیکھا -

لیکن اس اغماض سے نفس مسئلہ کی اہمیت کی تضعیف صحیح نہوگی ' بلکہ در اصل یہ حالت بھی مثل اور بہت سی حالتوں کے ' نتیجہ ہے بنی امیہ کے اس تسلط اور احاطۂ مستبدہ کا ' جس کے اثر سے ہمارے ہر فن کا لٹریچر متاثر ہوا اور بد قسمتی سے عقائد و کلام کے تو بہت سے گوشے ہیں ' جنسے اسکی صداے بازگشت آجتک آرہی ہے - بنی امیہ کی سب سے پہلی بدعت ' اور اسلام و مسلمین پر انکا اولین ظلم یہ تھا ' کہ نظام حکومت اسلامیہ کا تختہ یکسر اولت دیا ' اور خلافۃ راشدہ جمہوریۂ صحیحہ کی جگہ ' مستبدہ و ملک عضوض کی بنیاد ڈالی - یہ انقلاب بہت شدید تھا ' اور بہت مشکل تھا کہ ملک کو اسپر راضی کیا جاے - صحابۂ کرام ابھی موجود تھے ' اور خلافۃ راشدہ کے واقعات بچے بچے کی زبان پر تھے ' اسلیے اس احساس اسلامی کو مٹانے کیلیے تلوار سے کام لیا گیا ' اور جس نے قوۃ حق و معروف سے زبان کھولی ' اسکو زور شمشیر و خنجر سے چپ کرا دیا گیا - رفتہ رفتہ احساس منقلب ' اور خیالات پلٹنے لگے ' اور حقیقت روز بروز مستور و محجوب ہوتی گئی -

انکے بعد بنی عباس آئے - اس میدان میں یہ بھی انکے دوش بدوش تھے - تصنیف و تالیف اور تدوین علوم اسلامیہ کا عروج ہوا تو وہ اثر مخفی موجود تھا ' اور کام کر رہا تھا - یہ جو امام اور خلیفہ کے حق خلافت کیلیے فسق و معصیت کو بھی مضر نہیں سمجھتے '

تو یہ کتاب و سنت کا اثر تو نہیں ہو سکتا ' جو " و اجعلنا من المتقین اماما " کی دعا تلقین کرتا ہے ؟ پھر اگر یزید اور ولید کی خلافت کی صحت منوانا اس سے مقصود نہ تھا تو اور کیا تھا ؟

(۱) ان تصریحات میں تم دیکھتے ہو کہ انتخاب خلیفہ کیلیے انتخاب عام و مشورۂ اہل حل و عقد کے ساتھہ خلیفۂ سابق کی تعیین کو بھی ایک شکل صحیح قرار دیا ہے - در اصل اسمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے انتخاب کی مثال پیش نظر ہے - لیکن غور کیجیے تو حضرت عمر کیلیے گو حضرت ابو بکر نے تحریک کی لیکن اسپر تمام ارباب حل و عقد ' اور پھر عامۂ مسلمین نے پسندیدگی کا اظہار کیا ' اسلیے وہ بھی تعیین شخصی نہیں ' بلکہ بمنزلۂ انتخاب عام کے تھا -

اس بنا پر نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اسلام نے سوا انتخاب عام کے اور کوئی صورت تعیین خلفا یا ولی عہدی وغیرہ کی قرار نہیں دی ہے ' اور اسلیے کتب عقائد کی تقسیم و تعدد طرق نصب امام بالکل غیر ضروری ہے -

حضرات امامیہ گو امامت و خلافت کیلیے اجماع امت نہیں تسلیم کرتے ' تاہم اونکا ایک فرقہ (جارودیہ زیدیہ) حق امامت کو آل حسن و حسین صلوۃ اللہ علیہما میں محدود قرار دینے کے باوجود بھی آل طاہرین میں سے ایک کا انتخاب حوالۂ شوری کرتا ہے -

ان تشریحات کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام میں جمہوریت کا جزء اعظم یعنی مسئلہ انتخاب مفقود ہے ؟

اشتہار

ہمارا لیڈر کون ہے

آخری فیصلہ کی گھڑی

دنیا بھول میں ہے - روپوں کی تھیلی میں لیڈر کو تلاش کرتی ہے - ہمارے رہنما حجازی رسول (صلعم) ہیں - تیرہ سو برس کی پائدار رہبری کو چھوڑ کر ہم خود غرض ' بے اعتبار - اور مقلدین فرنگ لیڈر نہیں چاہتے - آخری فیصلہ کی ساعت اب آگئی - وہ ہفتہ وار اخبار توحید ہے - ہر ہفتہ بڑی تقطیع کے آٹھہ صفحوں پر میرٹھہ سے شائع ہوتا ہے - خط اور چھپائی نہایت صاف - لڑائی کی تصویریں - مفید و دلچسپ اسلامی کارٹون - تازہ اخبارات و رسائل کا ضروری خلاصہ - انقلاب انگیز طوفانی چال ' بیدینی کے لیے بھونچال - امن و امان کے لیے نیک فال - ہر خاص و عام کے سمجھہ کے قابل باتیں - وہ طریقے جن سے ملک میں لیڈر شناسی کا ملکہ پیدا ہو - خواجہ حسن نظامی دہلوی کی ایڈیٹری اور سر پرستی میں میرٹھہ سے جاری ہوگیا - قیمت سالانہ صرف ۳ - روپیہ - نمونہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر ملیگا - مفت نہیں - الہلال کا حوالہ ضرور دیجیے -

مینیجر اخبار توحید - لال کورتی - میرٹھہ

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے

ناموران غزوۂ بلقان

أفان مات فانتم الخالدون ؟

مسلمانوں کے بحری کارنامے

به تذکرۂ " حمیدیه "

دنیا میں کیا کیا انقلاب ہوے ' کیا کچھه بدیلیاں پیش آئیں ' مگر زمانه کی بے اعتنا پیشانی پر نه کبھی شکن آئی ' نه آنے کی امید ہے - سلطنتیں مٹ مٹ گئیں - بنیں اور پھر بگڑیں - قومیں گریں اور پھر ابھریں - نئے نئے تمدن قائم ہوئے اور فنا ہوگئے - سب کچھه ہوا ' مگر زمانه کے اطمینان و استقلال میں ایک ذرہ برابر بھی فرق نه آیا :

ہزاروں اٹھه گئے ' باقی رہی رونق ہے محفل کی !

آج وہ یورپ کے جنگی بیڑہ کو دیکھه رہا ہے ' اسکی بحری طیاریوں کا غلغله ہے ' جہازوں اور جہاز رانوں کی استعداد حربی کا نظارہ سامنے ہے - لیکن کل اُسی کی نظرسے یه کیفیت بھی گذر چکی ہے که خلافت راشدہ کا دور ہے - حضرت عثمان کا عہد خلافت ہے گورنر بحرین (علاء بن حضرمی) نے اسلام میں سب سے پہلے ایک بیڑہ مرتب کیا ہے ' اور مسلمان بحری معرکے سرکررہے ہیں - امیر معاویه کے جنگی بیڑہ میں (بقول موسیو گستاولی بان) بارہ سو جہازوں کے ہولناک سلسلے نے ایک دنیا کو مبہوت و مرعوب کررکھا ہے - عبد الملک اور ولید بن عبد الملک نے تونس میں جہاز سازی کے کارخانے (دار الصناعه) قائم کیے ہیں - بنی الاغلب کا بیڑہ - جس میں تین سو جنگی جہاز ہیں - جنوبی اطالیا کو زیر و زبر کررہا ہے - مصری بیڑے کی تمام سواحل افریقه بلکه یورپ تک دھاک بندھی ہے ' اور وہ عظیم الشان کارخانۂ جہاز سازی قائم ہے' جسکی تفصیل (مقریزی) نے کئی جزوں میں بیان کی ہے - عبد المومن نے مراکش میں جہاز رانی اور بحری جنگ کی تعلیم کے لیے ایک مدرسه قائم کررکھا ہے ' جس میں اس فن کا باقاعدہ درس ہوتا ہے ' اور مشق کرائی جاتی ہے - سلطان سلیمان عثمانی کی بحری طاقت سے دنیا لرز رہی ہے - طورغود و باربروس نے تہلکه ڈال دیا ہے - عملی مشق کے لیے علمی کتابیں اس فن میں تالیف ہو رہی ہیں ' جن کا تذکرہ کشف الظنون میں موجود ہے -

زمانے نے مسلمانوں کے بحری کارناموں کے تمام دور دیکھے ' عظمت و جبروت کے یه تمام نظارے ایک ایک کرکے اُسکے سامنے سے گذرے - خشکی اور تری ' دونوں پر انکو حکمراں و فرماں فرما پایا - لیکن عروج کے بعد زوال ' اور بہار کے بعد خزاں ناگزیر ہے - جو آنکھیں بہار کے عیش کدۂ گلزار کی شادابیوں کو دیکھه رہی تھیں ' پھر انھیں آنکھوں نے خزاں کی بربادیوں کو خشک پتوں ' اور بے برگ و بار ٹہنیوں کے المناک منظر میں بھی دیکھا : و تلک الایام نداولها بین الناس !

* * *

چراغ جب بجھنے لگتا ہے ' تو ایک مرتبه اسکو چمکنے اور ابھرنے کی آخری مہلت دیدی جاتی ہے - شاید چشم زمانه کیلیے مسلمانوں کی بحری زندگی کا یه تیسرا منظر بھی شمع سحر کا آخری سنبھالا تھا ' جو موجودہ جنگ کے واقعات میں عثمانی امیر البحر (رؤف بک) نے جہاز (حمیدیه) کے یاد گار کارناموں سے دکھا دیا ہے !

جبکه موجودہ جنگ کے الم ناک خسائر بربادیوں اور ناکامیوں کی ایک ظلمت محیط تھی ' تو یکا یک تاریکی کا پردہ چاک ہوا ' اور بطل عظیم (رؤف بک) کے روے منور نے کامیابی کی ایک شمع روشن کردی !

شاید ہماری زندگی کے یه آخری مناظر ہیں - زمانے کی آنکھوں نے یه منظر بھی دیکھه لیا - اگر یه بیمار مرگ کا سنبھالا تھا ' تو خوش ہیں که اسکی بیمار حرکت زندگی بھی ایسی تھی ' جو صحت و توانائی کو شرمندہ کرتی تھی !

حمیدیه کی زلزله اندازی ' ناگہانی نمودار ی ' اچانک ظہور ' حریفوں کو تہ و بالا کر ڈالنا ' نظروں سے غائب ہوجانا ' پھر پہونچنا ' اور پانی میں آگ لگا دینا ' پھر دم کے دم میں ازمیر جا رہنا ' یکایک بیروت میں نظر آجانا ' دن میں بندرگاہ سویس سے کوئلا بار کرنا ' اور شب کو سواحل بلقان پر چھاپا مارنا ' ابھی ابھی یونان کے جہازوں کو غرق کرنا ' دوسرے ہی لحظه میں بے نشان ہو رہنا ' اور پھر دمشق و طرابلس کے سواحل پر دکھائی دینا ' یه سارے طلسم زمانے کی نظروں میں پھرتے رہے - فانوس خیال میں طرح طرح کی شکلیں آئیں ' اور جاتی رہیں : کانه لم یکن شیأ مذکورا -

نمود اپنی دکھا وہ گھڑی میں ڈوب گیا
کہے تو میر بھی ایک بلبله تھا پانی کا

رؤف بے - جن کا ابھی ابھی تذکرہ ہوا ہے - محمد مظفر پاشا رکن مجلس بحریۂ عثمانی کے فرزند ہیں - سنه ۱۸۷۱ ع میں پیدا ہوے ' زاد بوم خاص استنبول ہے - اُنکو ابتدا ہی سے بحریات کا مذاق تھا ' اور یہی تعلیم بھی انہیں دی گئی - تکمیل کے بعد جہاز (مجیدیه) میں متعین ہوے ' اور پھر کرو زر (شوکت طورغود) میں ترقی پائی - سنه ۱۹۱۱ ع میں جزیرۂ ساموس کی بغاوت فرو کرنے پر (حمیدیه) کی افسری ملی ' یمن میں عزت پاشا کی مدد کے لیے گئے اور نیکنامی کے ساتھه واپس آئے - جنگ طرابلس کے موقع پر اطالیوں نے سمندر کے ناکے بند کر رکھے تھے ' مگر رؤف بک کی حیرت انگیز قابلیت نے اِس بندش کی ذرا بھی پروا نه کی اور سامان حرب کی کافی مقدار طرابلس پہنچا دی - جنگ بلقان میں گو ہلال کو خم کھانا پڑا ' مگر تاریخ میں اُن کے سربلند کارنامے ہمیشه علو و رفعت کا سبق دیتے رہینگے - ترکی کے علاوہ جو اُنکی

وثائق و حقائق

جراثیم استبداد

استبداد، غلامی، حکومت مطلقه، اور فناے حریت کے بهي جراثیم هوتے هیں - جس قوم یا ملک میں ان چیزوں کا دخل هوا وهاں معاً یه جراثیم پهیلے، اور مجمع انسانی میں اسطرح سرایت کرگئے که ملک کا ملک ولولهٔ آزادي، حب استقلال، اور بغض محکومیت کے جذبات سے محروم هوگیا - اس دور میکروبي کا جب کسي کو احساس هوتا هے، اور وه چاره گري کیلیے اٹهتا هے، تو ایک دنیا اُس کي مخالف هو جاتي هے، اور ایک زمانه اُس کی تذلیل کیلیے اٹهه کهڑا هوتا هے - انبیا (علیهم السلام) دلوں اور دماغوں کو انهیں میکروبوں سے نجات دلانے کیلیے عمر بهر کوشش کرتے رهے، جس پر ان کو ساحر، مجنون، سخن ساز، اور دروغ باف کے القاب ملے - قران کریم کي اصطلاح میں ان جراثیم کا نام بهي (شیطان) هے، اور ان کے تسلط کے لیے اس ناپاک زندگي کي تخصیص کر دي گئي هے، جو یاد الهي سے بے پروا اور غافل و بے خبر هو - کیونکه یهي ایک چیز هے جس سے دلوں میں جهوٹي هستیوں کے نمود استبداد سے نفرت اور حریة صادقه سے الفت پیدا هوتي هے :

و من یعش عن ذکر	خدا کي یاد سے جو غافل هوتا هے، هم
الرحمٰن نقیض له شیطاناً	اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے هیں -
فهوله قرین (۲۷ : ۳۴)	پهر وهی اس کا ساتهي هوتا هے -

فناے حریت کے جراثیم هي کا یه اثرتها که غلاموں کی ازادي کیلیے جب پچهلی صدي میں جد و جهد شروع هوئي، تو اس تحریک کا پر جوش مقابله سب سے زیاده انهیں ذلیل هستیوں نے کیا، جن کو ترقي دینے کے لیے سلسله جنباني کي گئي

[بقیه مضمون صفحه ۱۵ کا]

صادري زبان هے، عربی، اطالی، اور فرانسیسی زبانوں میں بهی ماهر هیں، اور بحریات میں تو اُنکی بدیع المثال مهارت کم از کم بلاد مشرق کے لیے سرمایهٔ ناز مان لی گئی هے - مگر :

و ما تنفـع الاداب و العلـم و الحجى
و صاحبهـا عنـد الکمـال یمـوت

علم و فن کا کمال اُس بیمار غم کے لیے کیا مفید هوسکتا هے، جو بستر مرگ پر پڑا ایڑیاں رگڑ رها هو ؟

جب بظاهر اظهار قابلیت کی سبیل هی مسدود هوگئی هو، جب قومی ترفع کو موت نے پست کرڈالا هو، جب ادرنه میں قومیت کا جنازه اُٹهے اور قرق کلیسا اور سقوطري کی زمین کئی گز نیچے تک همارے خون سے سینچی جا رهی هو، تو پهر اِن قابلیتوں کے لیے کام کرنے کی گنجایش هی کیا رهگئی ؟ اور جو رهی بهي تو حریفانه کوششیں اُس سے فائده اُٹهانے کا موقع هی کب دینے لگیں ؟

یه جتنی نموداریاں اور بربادیاں پیش آتی رهیں، زمانه ان سب کو دیکهتا رها، اور اب اُس آنے والے وقت کي راه دیکهه رها هے جب آجکل کي آگ اور پانی کا طوفان بهی خشک هو جالیگا - بیڑے کے لیے تهل بیڑے کی جگهه نه رهیگی، اور اس وقت کی ساري بحري طیاریاں ایک لمحے کے اندر غبار کی طرح اوڑ جائیں گی :

نظر هو جس کي دقیق دیکهے، سمجهه هو جس کي بلیغ سمجهے
ابهی وهاں خاک بهي اُڑیگي، جهاں یه قلـزم اُبل رها هے !

تهي - زنگبار میں غلاموں کو آزاد کرایا جاتا هے تو وه اس ازادي سے بیزار هوتے هیں، اور غلامي هي کي زندگي بسرکرنے کے لیے روتے هیں - هندوستان کو استبداد سے بچانے کے لیے تحریک هوتي هے مگر خود هندوستاني اس کے مخالف هیں اور اسي استبداد پر جان دیتے هیں - آئرلینڈ کو اندروني آزادي عطا کرنے کي تجویز دیوان عام برطانیه (هاؤس آف کامنس) کي مکرر منظوري حاصل کر لیتي هے، لیکن خود آئرلینڈ هي کا علاقه (السٹر) اس ازادي کا دشمن هے، اور اس کے خلاف نهایت سختي سے جد و جهد کر رها هے - میڈچسٹر گارڈین کي روایت بلفاسٹ کو بهي السٹر هي کا هم خیال بتلاتی هے - بلفاسٹ کے ایک پر جوش ممبر کو اس مخالفت میں اتنا غلو هے که حال میں اسنے نے ایک جلسه میں تقریر کرتے هوے بیان کیا :

" آئرلینڈ کے لیے لائحهٔ استقلال اداري اگر مصدق مان لیا گیا تو آئنده سے قومي ترانه سے "خدا پادشاه کو زنده رکهے" کے الفاظ حذف کر دیے جالینگے " !!

یه جرثومهٔ هلاکت آزادي پسند فرنگیوں کو نهایت پریشان کر رها هے، اور وهاں اس کے با قاعده علاج کا سوال درپیش هے - هم بهي اس وقت بیمار هیں، جاں بلب هیں، قریب الموت هیں، ساري قوم میں یهي بیماري متعدي هوتي جاتي هے، اور سارا ملک اسي کے اثر سے تباهی کے کنارے آلگا هے - مگر نه علاج کي فکر هے، نه تیمارداري کا خیال -

فرصت ز دست رفته و حسرت فشرده پاے
کار از دوا گذشتهٔ و افسوں نکرده کس !

فتلک بیوتهم	اس بے موقع و بے محل وضع کا نتیجه
خاریة بما ظلموا،	دیکهو، که یه ان کے گهر کیسے اجاڑ هوگئے
ان فـي ذلـک	هیں ؟ حقیقت میں جنهیں علم هے، ان کے
لاٰیة لقوم یعلمون	لیے اس ماجرے میں عبرت کی ایک.
(۲۷ : ۴۶)	بڑي نشاني هے -

مسلمانان آسام

اور گورنمنٹ کا عطیه

کهتے هیں که ایک حاجتمند نے ایک با اختیار رئیس سے مالي. امداد طلب کي تهي - حکم هوا که عرضي دفتر میں پیش هو - دفتر میں. وه دو تین دن تک حاضري دیتا رها، وهاں سے تحقیقات کا حکم ملا که سائل کي مالي حالت واقع میں مستحق امداد هے یا نهیں ؟ بیس بائیس دن میں یه مراتب تحقیق پورے هوے - اعانت کے لیے رپورٹ پیش هوئی - ایک هفته کے غور و خوض کے بعد سر دفتر نے تصدیق کي جو دوسرے دن خود بدولت کے حضور میں پیش هوئی، اور وهاں سے یه توقیع نافذ هوئی که خزانه سے بقدر ضرورت سائل کي مدد کي جاے -

یهاں دس دن تک اس امر کي تنقیح هوتي رهي که میزانیه (بجٹ) میں اس اعانت کے لیے کس قدر گنجایش نکل سکتی هے ؟ کافي غور و خوض کے بعد پچاس روپے کی تجویز هوئي جو آخري منظوری کے لیے بهیج دي گئی - دو دن میں یه منظوري بهي مل گئی - غرضکه تقریباً ڈیڑه مهینے کے بعد - جس کے دوران میں مصارف قیام و طعام کے علاوه متعلقین دفتر کو خوش کرنے اور اپنے حق میں رپورٹ کرانے کي ذیل میں عرضی گزار کے اسي نوے روپے خرچ هو چکے تهے - غریب کو پچاس روپے ملے، جن میں

بیس روپے خدام دولت کی بخشش و انعام کے نکل گئے، اور بقیہ میں بھی یہ مراقبت رہی کہ ہفتہ میں ایک بار سالل اس عطیہ کے مصارف پیش کرتا رہے، جس سے اندازہ یہ ہو سکے کہ روپیہ مصرف صحیح میں خرچ ہوتا ہے یا نہیں ؟

حال میں مسلمانان آسام کے لیے، حکومت نے جو تعلیمی وظایف منظور کیے ہیں، معلوم نہیں اس واقعہ سے اُس کی حیثیت کہاں تک ملتی جلتی ہے ؟

مسلمانوں کی تعلیمی حالت یوں تو ہر جگہ محتاج سعی ہے مگر آسام کے مسلمان تو اس بارے میں بالکل ہی پسماندہ او رگئے گزرے ہیں - اسکولوں میں خال خال کچھ مسلمان بھی نظر آجائینگے ، لیکن شاید اس نظریہ میں ملا بار کے عربی الاصل موپلے اور حدود قطب کے اسکیمو اُن سے زیادہ بدتر حالت میں، نہیں ہیں !

سالہا سال سے مسلمانان آسام اس کوشش میں تھے کہ سرکار سے تعلیمی وظایف ملیں تو یہ مشکل آسان ہو - عرضیاں دیتے ، عرض حال کرتے ، اور محضر بھیجتے ایک مدت گزر گئی تھی ، چیف کمشنر نے جب جب دورے کیے ، یہی درخواست پیش ہوتی رہی -

مختلف اوقات میں انجمن اسلامیہ نے سلہٹ میں ، عام مسلمانوں نے چور ہاٹ میں ، اور باشندگان ضلع گوالپاڑہ نے دھوبری میں جو اڈریس دیے تھے ، سب میں اس پہلو پر زور دیا تھا ، اور سب نے آنریبل سر - آرچ ڈیل ارل سے مخصوص اسلامی ضروریات تعلیم کے لیے گذارش کی تھی - مجلس وضع قوانین (ایجسلیٹیو کونسل) میں بھی اس مسئلہ کی تحریک ہوئی تھی ، اور اس کے ساتھ بعض اچھوت ذاتوں کے لیے بھی سلسلہ جنبانی کی گئی تھی-

---

آخر گورنمنٹ کے فیض رحمت میں طغیانی آئی اور ایک زمانہ کے بعد پچھلے ہفتہ غیر مستطیع مسلمانوں کے لیے پچیس ، اور اچھوت ذاتوں کے لیے اکیس وظایف کا اعلان ہوا - ان وظایف کے لیے شرط یہ ہے کہ مستحق وظایف کا پہلے ناظر معارف (ڈائرکٹر سر رشتۂ تعلیم) کی نظر انتخاب امتحان لیگی ، جس میں حسب معمول بہت سے طلبہ نا کام ثابت ہونگے - امتحان و اختبار کی مشکلیں انگیز کر کے جو خوش قسمت اپنی کامیاب اہلیت و استحقاق کا ثبوت بھی دینا چاہینگے ، اُن کیلیے یہ قید ہوگی کہ امتحان میٹریکولیشن کے پہلے یا کم از کم دوسرے درجہ میں پاس ہوے ہوں - ظاہر ہے کہ ایک پسماندہ اور بہت ہی پسماندہ صوبہ میں جہاں مسلمانوں کو تعلیم سے دلچسپی ہی نہیں ہے ، اور جن کو ہے بھی ، اُن کے لیے تعلیمی وسائل مفقود ، اول و دوم درجہ کے کتنے کامیاب طلبہ مل سکینگے ؟ لیکن اگر کسی سخت جان نے (جو قدرۃ کسی مفلس او ر بے استطاعت گھرانے کا ممبر ہوگا) تمام مراحل طے بھی کر لیے تو اُس کو کیا ملیگا ؟ یہی کہ کالج کے پچیس تیس روپیہ ماہوار مصارف کی ذیل میں گورنمنٹ سے اُس کو دس روپیہ ماہوار کا وظیفہ ملیگا !

اور یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ جب پندرہ بیس روپیہ ماہوار خرچ تعلیم کا اُس سے تحمل ہی نہو سکیگا ، تو پھر دس روپیہ کا عطیہ کیونکر ملیگا ؟ لیکن اگر کوئی اس میں بھی پورا اُترا تو وظیفہ مِلے ، معمول کے مطابق اسکی بھی قید ہوگی کہ ضمیر اجازت دیتا ہو یا نہیں ، مگر ہر حال میں اپنے افسروں کو خوش رکھنے کے لیے اُن کی دربار داری کرتا رہے !!

یہ سنگلاخ راہیں اگر اُس نے طے کر لیں ، تو دو برس تک وظیفہ ملتا رہیگا -

مغرب اقصیٰ

فرانس کو اپنی جمہوری حکومت پر ناز ہے ، اور واقع میں جمہوریت کا مبدء ، افتخار کی چیز ہے بھی - وہ حکومت ، جس میں بادشاہی کو دخل نہو ، جس نے کسی مخصوص خاندان میں حکمرانی کی تحدید نکر دی ہو ، جہاں ہر فرد رعیت کو فرماں روائی کی حد تک ترقی کر سکنے کے حقوق حاصل ہوں ، جو اعلی و ادنی ، سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہو ؛ اور سب پر ایک ہی قانون کا نفاذ فرض سمجھتی ہو ، ایسی حکومت کو آیۂ رحمت نہ سمجھنا ، حقیقت میں انسانکے لیے سب سے بڑی معصیت ہے -

لیکن سوال یہ ہے کہ آجکل کی دنیا میں کیا کسی ایسی حکومت کا وجود بھی ہے ؟ یورپ کی مثال خود یورپ میں اور خاص اہل یورپ کے لیے بے شبہہ موثر ہو سکتی ہے ، مگر اکس ریز (Xrays) میں جو روشنی ہوتی ہے ، کیا کبھی اُس نے وہ کی تاریکی بھی مثالی ہے ؟

سنہ ۱۷۹۰ ع کے ابتدائی مہینوں میں جمہوریۃ فرانس نے ایک اعلان شائع کیا تھا کہ فرانسیسی قوم ملکی فتوحات کا دائرہ وسیع کرنے کی غرض سے اب کبھی جنگ نہ کریگی ، اور نہ کسی قوم کی آزادی چھیننے میں اپنی طاقت کو صرف ہونے دیگی - دوسرے سال (سنہ ۱۷۹۱ ع میں) جمہوریت کا جب قانون اساسی مرتب ہوا ، تو اس اعلان کو بھی اُس کے ساتھ شائع کیا گیا - بعد میں بہت سے تغیرات ہوے ، بہت سی تبدیلیاں پیش آئیں ، مگر اس دوران میں کوئی ترمیم نہوئی ، اور قانون میں اس کا مفاد بدستور بر قرار رہا -

یہ تو زبان قول کی ایک بات تھی - زبان فعل کی یہ ادا ہے کہ سنہ ۱۸۵۲ ع سے الجزائر پر ، اور سنہ ۱۸۸ سے تونس پر فرانس کا قبضہ ہے - الجزائر اور اُس کے ملحقات کا رقبہ تین لاکھ مربع کیلومیٹر ہے - صحراے سوداں کے علاقے بھی اسی ذیل میں شامل ہیں - تونس کی مساحت ڈیڑھ لاکھ کیلومیٹر مربع ہے - اس پانچ لاکھ پچاس ہزار مربع کیلومیٹر سرزمین کو اول سے آخر تک دیکھہ جاؤ ، مسجد کلیسا کی صورت میں نظر آئیگی ، فاتحان اسلام کے مزاروں پر عمارتیں بن رہی ہونگی ، مداخل اوقاف سے نشر مسیحیت کو امداد ملتی ہوگی ، عرب جو ان علاقوں کے اصلی باشندے ہیں ، ذلیل و خوار دکھائی دینگے ، اور باوجود ان اعمال استبدادیہ کے ، فرانس کی جمہوریت پر کسی کو اعتراض کا حق نہوگا !!

توسیع استعمار (کالونیز) کا سودا ایسا نہ تھا کہ اسی حد تک اکتفا کی جاتی - پچھلے سال مراکش کی آزادی بھی سلب ہوچکی ہے اور اس سال ارض شام کو زیر اثر لانے کی طیاریاں ہو رہی ہیں !

تا از آنم چہ بہ پیش آید ، ازینم چہ شود ؟

تہذیب کی تو یہ ادائیں تھیں - اُس توحش کے مناظر بھی دیکھیے ، جس کی نسبت مسٹر گلیڈ اسٹون نے کہا تھا : " دنیا میں جب تک قران نامی کتاب موجود ہے ، استیصال وحشت کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی "

مسلمانوں نے ایک زمانہ میں قبرس (سائپرس) کے عیسائیوں سے معاہدہ کیا تھا کہ اُن کی قومی و ملکی اور مذہبی آزادی میں خلل انداز نہونگے - کوئی سو برس اس معاہدہ پر گزرے ہونگے

شئون عثمانیہ

مسئلۂ شرقیہ

بلقان لیگ

(مقتبس از لنڈن ٹائمز : ۱۳ جون سنہ حال)

سنہ ۱۹۱۰ ع کے اختتام پر بلقانی ریاستوں کا نازک وقت تھا - جو خونریزیاں مقدونیہ میں بہار اور خزاں کے موسموں میں ہوئی تھیں' انسے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ان دونوں ریاستوں (یونان و بلغاریہ) میں کسی طرح معاہدہ ہو جاے - اس بات کے لیے ضرورت تھی کہ دونوں قوموں میں سے انکے قدیمی نزاعات اور قومی عداوتوں کو دور کیا جاے' تاکہ انکے اتحاد سے عیسائیت کی دیرینہ آرزو پوری ہو - اس الحاق سے جو فوری خطرات پیش آنے والے تھے' وہ مقدونیا کی دو اہم مسیحی جماعتوں کا اتفاق تھا' جنسے سلطان عبد الحمید ہمیشہ ڈرتے تھے' اور ہمیشہ اتفاق نہ ہونے کی تدابیر کیا کرتے تھے -

سنہ ۱۹۱۱ ع کے موسم بہار میں راقم مضمون کو جو پہلے صوفیہ میں تھا' اکثر موقع ایسے پیش آتے رہے کہ وہ ایتھنز میں ایم - وینزلو سے بلقان کے معاملات میں گفتگو کرے - اس زمانہ میں دولۃ عثمانیہ یمن اور البانیا کی بغاوت فرو کرنے میں مشغول تھی' اور البانی ملیسوری قوم نے سخت شورش مچا رکھی تھی' مگر بلقانی اتحاد کا خاص سبب مقدونیہ میں بے رحمانہ سلوک تھے' جنکو اگر دول نے اطمینان سے نہیں دیکھا تھا تو چشم پوشی تو ضرور کرلی تھی - (اس دعوے کی تکذیب خود یورپ کر رہا ہے - الہلال)

اگر عیسائی اقوام کو بالکل فنا کر دینے کا اندیشہ نہ بھی تھا تو بھی انکی قومیت میں تفریق اور اختلاف کا اندیشہ ضرور ہو گیا تھا - اس وجہ سے ایم - وینزلو نے خود بلغاری حکومت سے ایک خفیہ معاہدہ کرلیا - اپریل سنہ ۱۹۱۱ ع کو مخفی مراسلات کے ذریعہ ایک تحریر مرتبہ کی گئی - اسکے خاص ابواب یہ تھے :

(۱) ایک اتحاد ہو جسمیں ترکی کی عیسائی رعایا اور اسکے حقوق کا تحفظ -

(۲) اگر ترکی کسی اتحادی پر حملہ کرے تو تمام ریاستوں کا مدافعانہ اتحاد -

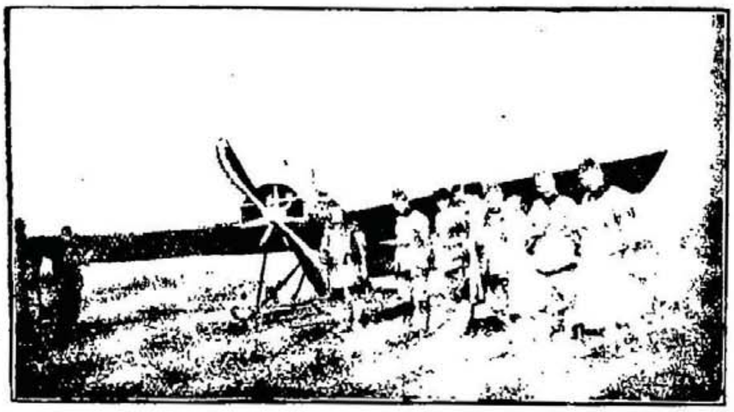

دوسرا عثمانی ہوائی جہاز

جس نے شکلجہ کے قلعوں سے اڑ کر سات مرتبہ بلغاریوں پر گولا باری کی' اور ہر مرتبہ کامیاب واپس آیا -

اسی زمانے میں بڑے بڑے خطوط شاہ فرڈیننڈ اور ایم - گوشاف کو لکھے گئے' جسمیں ظاہر کیا گیا تھا کہ اتحاد بلقانی ریاستوں کی ترقی کا ایک زینہ ہے -

اسکی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس معاملہ میں سب سے اول شاہ جارج کی منظوری حاصل کرلیگئی تھی - شاہ جارج اور ایم - وینزلو کے سوا اور کسی یونانی کو اس معاملے کی خبر نہ تھی -

کچھہ عرصے کے بعد ایم - گریپارس' جو پہلے یونان کا وزیر خارجیہ تھا اور اب سفیر قسطنطنیہ' اس راز میں شریک کیا گیا - یہ تحریر ایک معتبر آدمی کے ذریعہ براہ کارفو' ویانا میں ایک مشہور انگریز کے پاس بھیجی گئی' جسنے بلغاری سفیر مقیم ویانا کو دیا' اور وہاں سے یہ تحریر اسی طرح سر بمہر ایم - گوشاف (Gucspoff) کو بلغاریہ بھیجدی گئی -

یونان سے معاہدہ

یونان بلغاریہ سے جلد جواب نہیں چاہتا تھا' مگر آخر ستمبر میں ایک نیا واقعہ ظہور میں' آگیا جس سے تمام بلقانی ریاستوں کو اپنے اپنے ہتیار سنبھال لینے پڑے -

طرابلس کی لڑائی کے شروع ہوتے ہی تمام بلقانی ریاستوں نے محسوس کیا کہ اب ایک معاہدۂ اتحاد کا اصلی وقت ہے - مگر ابھی کوئی باقاعدہ بات طے نہیں پائی تھی - یونان کا بلغاریہ سے تجاویز پیش کرانا اس بحث میں پڑا تھا کہ شاہ فرڈیننڈ اور ایم - گوشاف کے خیال میں سرویا کے ساتھہ معاہدہ کرنا ان معاملات میں سخت ضروری تھا' اور اسوجہ سے اس بات کی ضرورت تھی کہ اسے بھی شریک کیا جاے - مگر ابتداے سنہ ۱۹۱۲ ع

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۷ کا]

کہ نصرانیت نے عہد شکنی کی - دربار بغداد نے انتقام کے لیے علماے اسلام سے فتوی طلب کیا - سفیان ثوری و ابن عیینہ جیسے اکابر نے جواب دیا کہ قبرس پر لشکرکشی جائز نہیں - علامہ بلاذری نے یہ تمام فتوے (فتوح البلدان) میں نقل کیے ہیں' اور انھیں پر عمل درآمد بھی ہوا !!

با ایں ہمہ اسلام پر وحشیانہ عصبیت و بربریت کا الزام بدستور قائم ہے' اور مدنیت فرنگ حسب معمول' معیار تہذیب ہی سمجھی جاتی ہے - مرحوم داغ نے شاید اسی دن کے لیے کہا تھا :

اک جفا تیری کہ کچھہ بھی نہیں پر سب کچھہ ہے
اک وفا میری کہ سب کچھہ ہے مگر کچھہ بھی نہیں

میں جب ایم - سپلیوکچ (M. Spalai Kovitch) سفیر سرویا صوفیه مقرر ہوکر آیا ' تو اس معاملے میں بہت جلد گفتگو ہوگئی' اور سروی بلغاری معاهده مکمل ہوگیا - صوفیه میں شہزاده بورس کے جشن سالگرہ شباب میں ولیعهد یونان اور دیگر ولیعهد جب آئے , تو اس معاهده کے تمام امور طے کر لینے کا عمده موقعه مل گیا -

جب یہاں کی رسوم ادا ہوگئیں تو مضمون نگار فوراً صوفیه سے روانه ہوگیا' اور اسکے بعد ہی ایم گوشاف (Gucspoff) کی زبانی یه پیغام بهیجا گیا :

" یونان سے همارے تعلقات نہایت عمده هیں مگر هم انکو اور زیاده مضبوط اور گہرے بنا نا چاهتے هیں - هم چاهتے هیں که جو تجاویز آپ کے ذریعه هم تک پہونچی هیں ' بہتر هے که حکومت یونان اپنے سفیر ایم - پاناس (M. Panas) کے ذریعه طے کرلے "

یه مرحله بذریعه ایم - پاناس طے ہونے لگا - اسکی ابتدا فروری میں ہوئی تھی' اور اپریل تک نہایت خاموشی اور خوش اسلوبی سے مکمل ہوگئی - آخری معاهده صوفیه میں ایم - گوشاف اور ایم - پاناس کے درمیان طے ہوا' اور ۲۹ مئی کو دستخط کر دیے گئے -

" بلقان لیگ " کی تاسیس

سنه ۱۹۱۲ ع نے تاریخ میں همیشه کیلیے ایک ممتاز و یادگار جگه حاصل کرلی هے ' کیونکه اسکی نظروں نے اُن واقعات کو دیکھا هے جن کی بنا پر ایشیا کی سیادت یورپ سے همیشه کے لیے معدوم ہوگئی - اس زمانه میں واقعات کچھه اس تیزی سے بدلتے رهے هیں که اسی اهم موقعه کے آنے کی بھی مطلق خبر نہیں ہوئی - پرایٹکل مسائل جنکی وجه سے یورپ کے بڑے بڑے اهل الراے پریشان تھے ' اس سال بڑی آسانی سے طے ہوگئے' اور یه عقدۂ لاینحل جو کسی سے حل نہیں ہوتا تھا ' آخر کار نئے مسیحی بادشاهوں نے اپنے اتحاد سے همیشه کیلیے حل کر دیا -

حلفاء بلقان کا اپنے مخفی مقاصد کیلیے ایک لیگ کا قائم کرلینا درحقیقت کوئی تعجب کا مقام نہیں هے - جو کچھه تعجب هے - وه اُس حیرت انگیز عاملانه قوت اور سرعت رفتار عمل پر هے ' جو اس زمانه میں ظہور پذیر ہوئی -

سنه ۱۸۷۷ ع میں روسی عثمانی رفتار عمل پر سے لڑائی کے بعد نقاب اخفا یکایک اٹھه گیا ' اور بلقانیوں کو برلن کے معاهدے کے بعد سے ایک گونه بے چینی پیدا ہوگئی -

ان ریاستوں نے اسکے سوا چارہ کار نہیں دیکھا که اصول قومیت کو بالکل نظر انداز کر دیا جاے' اور دول یورپ کی زیر نگرانی ایک متحده انجمن بنا کر اپنے مقاصد کے حصول میں بلا توقف مشغول ہوجائیں - اس تحریک کو سب سے پہلے ایم - اسیتش سروین مدبر نے پیش کرکے اتحاد بلقانی کی تائید کی - اسکا یه بھی خیال تھا که اگر ترکی میں کسی قسم کی آئینی اصلاح ہوگئی ' اور پارلیمنٹ قائم کردی گئی تو وہ بھی اس لیگ میں شامل ہوسکتی هے -

شاه چارلس رومانیا اور شاه بلغاریه بھی اسکے مرید تھے -

مگر سنه ۱۸۹۸ ع میں مشرقی رومیلیا میں بغاوت ہوگئی تو سرویا اور یونان میں سخت جوش ترکی کے خلاف پھیل گیا -

چنانچه اس خیال کی تجدید سنه ۱۸۹۱ع میں یونان میں پھر ہوی -

ایم - ٹریکوپس نے اس سال کے موسم گرما میں صوفیا اور بلغراد کا سفر کیا' اور وهاں کی حکومتوں کو آماده کیا که اس لیگ میں شریک ہوجائیں - مگر یه تجویز کچھه قبل از وقت تھی ' کیونکه اسوقت تک ان چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے مدبر اپنے اپنے مقاصد کی مراعات کا اندازه نہیں لگا سکتے تھے -

ایم - ٹریکوپس کی تجویز بیس سال تک پھر معرض التوا میں پڑگئی' اور اس عرصے میں کسی قسم کی تحریک نہیں ہوئی -

اگر اس بات کو دیکھا جاے که ان کے اندر آپس میں قومی مخالفت کسقدر بڑھی ہوئی تھی ' اور عداوت کس درجه شدید تھی ' اور پھر با ایں همه موانع ' یه کل حلیف اپنے ایک دشمن قدیم (دولت عثمانیه) کی مخالفت میں کس قوت اتحادی کے ساتھه متحد ہوگئے ؟ تو حیرت اور تعجب کی کوئی انتها نہیں رهتی -

اس کل تجویز کی تعمیل نوجوان ترکوں کی قوت پکڑنے کے بعد ہوئی - انقلاب دستوری میں اس بات کا وعده کیا گیا تھا که تمام اقوام کو برابر کے حقوق و مراعات دیے جائینگے - بلقانیوں نے اس تجویز کا بظاهر جوش و خروش سے استقبال کیا اگر - چه یه خیال تھا که ترکی موجوده حالت کو قائم رکھیگی اور اسمیں کسی طرح کی اصلاحات نہیں کرسکیگی ' تا هم اُسکی طرف سے اسقدر نا امیدی بھی نہیں تھی - جب انقلاب ہوا هے تو محمود شوکت پاشا مرحوم کے همراه عیسائی والنٹیر دار الحکومت تک گئے -

مگر اس انقلاب کی اصلی حالت بہت جلد ظاهر ہونیوالی تھی - کیونکه مسلم آبادی با وجود اقلیت کی کثیر التعداد غیر مسلم رعایا کے مقابلے میں بڑھنے کی زبردستی' اور پھر دول یورپ کی عجیب و غریب سیاست عمل سے یه کام سر انجام پاتے نظر نہیں آتا تھا -

یه بات که عثمانی حدود کے باهر سے ان عیسائیوں کے هم مذهب اور هم قوم ' ان لوگوں کے حقوق کی نگرانی کرینگے ' اور انکا اسطرح سے اتفاق کرنا بلقانی ریاستوں کے لیے مخالفانه اعمال کا ایک سبب قوی ہوجائیگا ' نوجوان ترکوں کی نظر سے بالکل پوشیده رهی -

سنه ۱۹۱۰ ع کے اندر مقدونیه میں واقعات و حوادث برابر پیش آتے رهے - جسکی وجه سے بلقانی حلفاء نے کارروائی شروع کرنے میں جلدی کی - اسی سال کے موسم بہار میں ترکوں نے ایک البانی بغاوت کو سختی سے فرو کرکے اپنی توجه مقدونیه کے طرف مبذول کی - وهاں کوئی بغاوت نہیں تھی مگر جو تجویز البانیه میں کی گئی تھی' یعنے هتیار لے لینے کی ' وه البانیا میں بھی عمل میں لائی گئی -

دول یورپ نے اپنے عهده داروں کو اس ملک سے بغیر اس بات کا اطمینان لیے ہوے بلا لیا تھا که یہاں حکومت کا عمده انتظام رهیگا ' حکومت کے طرف سے کسی قسم کی رپورٹ شایع نہیں کی گئی ' اور تمام یورپین پریس نے خاموشی اختیار کر لی -

اصلاحات کی جب امید نہیں رهی تو مقدونیه میں نصارے کی ایک جماعت نے قوموں کو اپنے اپنے جھگڑے بالکل فراموش کر دینے کی صلاح دی' اور اسطرح جس بلقانی اتحاد کی تحریک با وجود پوری سعی کے ملتوی رهگئی تھی ' یکا یک پھر شروع ہوگئی -

پادری اور تمام اعلے طبقے کے لوگ اس تحریک اتحاد میں شریک ہوئے - یونانی اور بلغاری پادریوں میں یکا یک صلح ہوگئی' اور بالآخر پادریوں نے اپنی مقدس متحده درخواست پایه تخت میں پیش کرنا شروع کردی -

یونانی همیشه بلغاری پادریوں سے سخت دشمنی رکھتے تھے ' مگر اب یه حالت ہوگئی تھی که ایک پادری کو مقدونیه کے کاشتکاروں نے ترکی حکام سے چھپا کر اپنے یہاں پناه دی تھی !

موسم سرما کے ابتدا میں شاه نکولس (جبل اسود) کی جوبلی کے موقع پر فرڈیننڈ شاه بلغاریه اور ولیعهد یونان و سرویه کے تحایف بھیجنے سے اور زیاده رشتۂ ارتباط قایم ہوگیا -

چند مہینوں کے بعد اس اعلان نے ' که رومانیا ترکوں کو اسوقت ضرور مدد دیگا ' بلقانیوں کے دل میں اور بھی فکر پیدا کی - اگر اسوقت بلغاریه اس ترکی رومانیا معاهده کے انعقاد پر خاموش رهجاتی ' تو دیگر بلقانی ریاستوں کا کیا حال ہوتا ؟

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان ہند کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(از جناب سید محمد عبد الرحمن صاحب - بریلی)

آج کی ڈاک میں مبلغ ایک سو بارہ روپیہ کا منی آرڈر ارسال خدمت کیا گیا ہے - یہ رقم بمد اعانۂ مہاجرین باقان ہے جو انجمن ہلال احمر بریلی کیطرف سے روانہ کیجاتی ہے ' از ۱۹ - نامون کی ایک فہرست منسلک ہے - ان احباب کے نام اجرا الہلال ایک سال کیواسطے جاری فرماکر ممنون فرمائیے اور اس رقم کی رسید با ضابطہ مرحمت فرمائیے یا الہلال میں اعلان کردیجیے ' جزاکم اللہ تعالی - الہلال)

(از جناب محمد تاج الدین صاحب مکنیا بازار کانپور)

بعد آداب و تسلیمات کے عرض ہے کہ بساطی بازار و مچھلی بازار و مکنیا بازار والے لڑکوں نے جنکی عمر ۷ - برس سے ۲۰ برس تک تھی' امداد مہاجرین کے لیے جو روپیہ جمع کیا ہے' وہ ارسال خدمت ہے -

(از جناب محمد ترابعلی خان صاحب - تحصیلدار)

(۱) میری پھوپھی امیر بیگم صاحبہ نے مبلغ پچاس روپیہ کا منی آرڈر آپ کے نام سے آج روانہ کیا ہے -

(۲) یہ رقم ان کے مال کی زکواۃ ہے جسکا بہترین مصرف انہوں نے یہ خیال کیا کہ جو چندہ آپ مہاجرین بلقان کے لیے جمع فرماتے ہیں اوس میں یہ رقم بھی شریک کردیجائے -

(از جناب کاظم حسین صاحب فارست منیجر)

۵ - رجب کا الہلال دیکھا ' اور دیگر برادران دین کو بھی دکھایا - اول تو اس کافرستان میں مسلمان بہت ہی کم ہیں ' اور جو ہیں بھی تو انہوں نے کروٹ نہ لی ' جسکا مجھے افسوس ہے - خیر' جو کچھ مجھسے ہوسکا اور جسطرح ہوسکا آج بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہوں - نہ نام ظاہر کرنیکی ضرورت اور نہ رعایتی اخبار ہی جاری کرنیکی - غرض صرف اسقدر ہے کہ الہلال کے نام سے رقم مذکورہ مظلومونکو بھیجدی جائے - اگر خدا کو منظور ہے تو اور بھی ہاتھہ پیر' قلم و زبان ہلا دیکھونگا ' اور جو کچھہ مل جاریگا بھیجدونگا -

(از جناب قطب الدین احمد صاحب انصاری طالب علم)

آٹھہ روپیہ کی ناچیز رقم اسلیے بھیجتا ہوں کہ ترک مہاجرین کی امداد میں دیدیجائے - اس سے " الہلال " کی خریداری مقصود نہیں ہے - خدا کرے آپ اپنے مقاصد میں (جو سچے پیروان اسلام کے مقاصد ہیں) کامیاب ہوں - آمین

(از جناب سید فضل شاہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن)

پیشتر ازیں بارہ مومنین نے اس کار خیر میں اس اسٹیشن سے حصہ لیا ہے - جن کے اسماے گرامی آپ کی خدمت میں مع پتہ کے پانچ بعد دیگرے ارسال کرچکا ہوں - چنانچہ دس اصحاب کے نام الہلال کا وی - پی پہنچ چکا ہے

ان میں اور اصحاب ہیں جنمیں سے منشی چراغ دین صاحب کی رقم صرف ..... مبلغ آٹھہ روپیہ دیتے ہیں - الہلال بھیجدیں ..... آپ او تکلیف نہیں دینگے - دوسرے صاحب منشی ..... صاحب پٹہ دار دراست پور ہیں ' انکے نام الہلال جاری کردیں - دوسرے ہر دو اصحاب کی رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے - تیسرے صاحب منشی محمد عبد اللہ صاحب ویٹرنری انسپکٹر سول ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ بلوچستان کوئٹہ میں رہتے ہیں - انکے نام وی - پی اسی پتہ پر بھیجدیں -

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۴)

	پائی	آنہ	روپیہ
بذریعہ جناب برکت اللہ صاحب کارو منڈل	-	۸	-
جناب محمد شریف خانصاحب بی - اے	۶	۹	۲۶
جناب عبد الرحمن خانصاحب باندہ	-	۱۲	۱۱
جناب غلام رسول دین محمد صاحب امرتسر	-	-	۵۰
بزرگان چک نمبر ۷۰ شاخ جنوبی - تحصیل سرگودھا ضلع شاہ پور بذریعہ دفعدار پناہ خانصاحب	-	-	۳۶
بی بی زبیدہ صاحبہ از بھاگلپور	-	-	۲
جناب عبد الکریم خانصاحب قانونگو اعظم گڈہ	-	-	۵
جناب مولوی میر عالم صاحب کلرک - گورنمنٹ پریس - پشاور	-	-	۲
جناب نظام الدین احمد صاحب دریا پٹھہ مدراس	-	۸	-
جناب سید محمد حسین صاحب - حیدر آباد دکن	-	-	۴۶
جناب سید احمد علی صاحب - مظفر نگر	-	۲	۱
جناب فضل الہی صاحب - جالندھر	-	۴	۸۴
جناب محمد حسن صاحب کوایارہ (پالامئو)	-	-	۴۳
جناب حسام الدین - دھنانا (فیروز پور)	-	-	۱۹۳
جناب قاضی سراج الدین صاحب فیروز پور جلال آباد	-	-	۸
جناب عبد العلی خانصاحب سب ڈویژنل افیسر جرنا گڈہ	-	-	۲
جناب سبحان خان صاحب - جھانسی	-	۵	۱
بذریعہ احمد خلیل صاحب اصفہانی - بانک رنگاسی	-	-	۷
جناب عبد الغفار خانصاحب ارباب زائی - پشاور	-	-	۸
اہلیہ جناب یسین احمد صاحب - گیا	-	-	۴
جناب عبد المجید صاحب صدیقی لاڑکانہ - سندھ	-	-	۳
جناب صغیر حسین صاحب - علیگڈہ	-	-	۲
جناب عباس صاحب - دھام پور	-	-	۸
مسلمانان بازید پور	-	۷	۲
جناب سلیمان خانصاحب اورنگ آباد	-	-	۵
جناب نصیر الدین احمد صاحب انصاری - نگینہ	-	-	۱۰۰
جناب میر حبیب اللہ صاحب سب اوورسیر مالا کنڈ	-	-	۵
جناب مصطفی خانصاحب البر پور - کانپور	-	-	۲۵
جناب محمد اکبر صاحب زین ساز - لائل پور	-	-	۹۲
جناب امیر الدین صاحب ممبر میڈیکل قصور - لاہور	-	-	۱۶
جناب محمد اسحاق خانصاحب ..... رئیس برلہ علیگڈہ	-	-	۱۹
جناب محمد اسرار الحق صاحب انصاری	-	-	۸
میزان	۶	۷	۸۱۷
سابق	۶	۱۳	۵۱۰۲
کل	-	۵	۵۹۰۲

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.